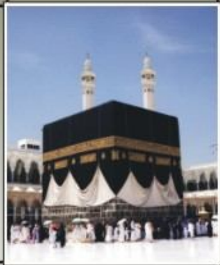




رمضان المبارک

کے فضائل و مسائل



جمع و ترتیب:

مولانا مفتی خالد محمود طاہر صاحب

نگران شعبہ تعلیم جامعہ عائشۃ الرسول و اُستاذ جامعہ محمودیہ

سیٹلائٹ ٹاؤن، سمندری روڈ، فیصل آباد

نظر کے چور کے سر پر نہیں ہے تاجِ ولایت　　　جو متقی نہیں ہوتا اسے ولی نہیں کہتے

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کو رمضان میں پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو ان سے پہلے کسی اُمت کو نہیں دی گئیں:

1 روزے دار کے منہ کی بو حق تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

2 ان کے لیے مچھلیاں (تک بھی) روزہ افطار کرنے تک دُعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں۔

3 حق تعالیٰ روزانہ جنت کو سجا کر فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندوں کی تکلیف دُور کی جائے گی اور وہ (اے جنت!) تیری طرف آجائیں گے۔

4 سرکش شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے۔

5 آخری رات میں بخشش کر دی جاتی ہے۔

(الترغیب والترہیب: ۲/۲۱۴)

روزے کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے رمضان کا روزہ رکھا، روزے کی حدود کو پہچانا اور ان چیزوں سے بچا جن سے روزے دار کو بچنا چاہیے، تو یہ پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(الترغیب والترہیب)

روزے دار کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام

باب الریان

سیرابی کرنے والا دروازہ

ہے، روزہ داروں کو اس کی طرف بلایا جائے گا، چنانچہ تمام روزہ دار اس سے داخل ہوں گے اور جو اس سے داخل ہوگیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

اللہ جل جلالہ

مذکورہ فضائل کیسے حاصل ہوں گے؟

روزہ ہر قسم کی بُری عادات اور گناہوں سے بچتے ہوئے رکھا جائے، تو قرآن و احادیث میں بیان کیے گئے تمام فضائل بآسانی حاصل ہو سکتے ہیں۔

رمضان المبارک کی آمد پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ استقبالیہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم بابرکت مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، ایسا مہینہ ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض اور اس کی رات کے قیام کو بھلائی کی چیز بنایا ہے۔ جس نے اس میں کسی بھلائی کی خصلت (نفل) کے ساتھ تقرب حاصل کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے علاوہ ایام میں فرض ادا کیا۔ اور جس نے اس میں کوئی فرض ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے علاوہ میں ستر (70) فرض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے، اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس شخص نے کسی مؤمن کو روزہ افطار کروایا، یہ افطاری اس کے لیے اس کے گناہوں کی بخشش اور اس کی جہنم سے خلاصی کا ذریعہ ہوگی اور اس کے لیے روزہ دار کے اجر جیسا اجر ہوگا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کم کیا جائے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر کوئی تو اتنی وسعت نہیں پاتا کہ وہ روزہ دار کو (پیٹ بھر کر) افطار کرائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب تو اس شخص کو بھی عطا فرماتے ہیں جو کسی روزہ دار کو افطار کرائے ایک کھجور پر یا ایک گھونٹ پانی پر یا دُودھ پر۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ (عشرۂ اولیٰ) رحمت ہے اور اس کا درمیانی حصہ (عشرۂ وسطیٰ) مغفرت ہے اور آخری حصہ (عشرۂ اخیرہ) آگ سے آزادی ہے۔ اس مہینے میں جس نے اپنے مملوک (یا نوکر) سے بوجھ کو ہلکا کر دیا تو اللہ اسے بخش دیں گے اور آگ سے آزاد کر دیں گے۔

رمضان المبارک کے چار اہم کام: اور اس میں دو کام وہ ہیں جن سے تم اپنے ربّ کو راضی کرو اور دو کام ایسے ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے، پس وہ دو کام جن سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو: ❶ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا وِرد کرو، اور ❷ تم اللہ سے مغفرت مانگو۔ اور وہ دو کام جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے، یہ ہیں کہ: ❶ تم اللہ سے جنت کا سوال کرو، اور ❷ دوزخ سے اسکی پناہ حاصل کرو۔ اور جس شخص نے کسی روزہ دار کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ اسکو میرے حوض سے ایسا پینا نصیب کرینگے کہ جنت میں داخل ہونے تک اسکو پیاس نہ لگے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان والترغیب والترہیب للمنذری)

اور یوں کہو:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ (شامی)

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، ہم اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ سے پناہ حاصل کرتے ہیں"۔

ف: عربی زبان میں "رَمَضَان" کے معنی ہیں جھلسا دینے والا اور جلا دینے والا۔ علماء نے فرمایا کہ اس ماہ کو رمضان اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے، اپنے فضل و کرم سے بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں، اور جلا دیتے ہیں، اس مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ مقرر فرمایا۔ (روزہ ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟)

ماہِ رمضان المبارک کے تین حصے اور اُن کی دُعائیں

......(تینوں عشروں کی مناسبت سے مندرجہ ذیل دُعائیں پڑھی جاسکتی ہیں، اور دیگر مسنون دُعائیں بھی)......

پہلا عشرہ رحمت	❶ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اے رَبّ! بخش دیجئے اور رحم کیجئے، یقیناً آپ بڑی عزت وسخاوت والے ہیں۔ ❷ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اے رَبّ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔
دوسرا عشرہ مغفرت	❶ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اے اللہ! میری اور تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔ ❷ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ میں اللہ سے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا ربّ ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔
تیسرا عشرہ جہنم سے خلاصی	❶ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ اے اللہ! مجھے جہنم سے پناہ عطا فرما۔ ❷ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اے اللہ! بیشک تو معاف کرنیوالا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دیجئے۔

استقبالِ رمضان المبارک کا طریقہ

عام لوگوں کیلئے یہ طریقہ لکھا گیا ہے تا کہ ماہِ رمضان کی ابتداء رُجوع اِلی اللہ وتحائف کے ساتھ کریں:

جس دِن ماہِ رمضان کا چاند نظر آنے کی توقع ہو، مغرب کی نماز سے آدھا گھنٹہ پہلے مرد حضرات مسجد میں (اور خواتین گھر مصلے پر) باوضو بیٹھ کر اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائیں، تلاوتِ قرآنِ پاک کریں، پھر مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد کم از کم دس مرتبہ آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر دُرود شریف پڑھیں اور خصوصی دُعاء والتجا کے بعد گھر چلے جائیں۔ اگر چاند آنے کی خبر بعد میں بھی سنائی دیگی، تو یقین رکھیں کہ آپ نے ماہِ رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کو ذکر ودُرود کے مہکتے ہوئے گلدستے پیش کر دیے، اور اگر چاند کا اعلان نہ ہو تو اگلے دِن یہی عمل کرلیں۔ (اس طریقہ کو مسنون وضروری نہ سمجھا جائے)

فضیلت ماہِ رمضان:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"رمضان کی جب پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایسا رمضان کی آخری رات تک ہوتا ہے اور مؤمن بندہ رمضان کی کسی رات میں نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے بدلے اس کے لیے ڈیڑھ ہزار (1,500) نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں سُرخ یاقوت کا اتنا

رمضان المبارک پورے سال کا قلب (دِل) ہے، اگر یہ دُرست رہے گا تو پورا سال دُرست رہے گا۔ (جمع الفوائد: ۱/۴۰۷)

بڑا محل تیار کر دیتے ہیں جس کے ساٹھ ہزار (60,000) دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کا ایک محل سُرخ یاقوتوں کے ساتھ مزین ہوتا ہے، جب وہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اس کے موجودہ دِن تک کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور ہر روز ستر ہزار (70,000) فرشتے صبح کی نماز سے لے کر شام تک اس کے لیے دُعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کے لیے ہر سجدہ کے عوض جو وہ کرے دِن کو رات کو ایسا درخت لگتا ہے جس کے سائے میں سوار پانچ سو (500) سال تک چلتا رہے تو بھی سایہ ختم نہیں ہوتا۔ (الترغیب والترہیب)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فضائل کے پیش نظر جب رمضان المبارک کا مہینہ آجاتا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس کی آمد کی بشارت دیتے اور فرماتے تمہارے اُوپر ایک مبارک مہینہ آرہا ہے اور یہ دُعاء سکھلاتے:

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِيْ رَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِيْ وَسَلِّمْهُ لِيْ مُتَقَبَّلًا

''اے اللہ! مجھے رمضان میں سلامتی عطا فرما اور رمضان کو مجھ سے سلامتی عطا فرما اور اسے میرے لیے سلامتی کیساتھ قبول فرما''۔

معمولاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ جب بھی رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال میں تین باتوں کا اضافہ محسوس کرتے:

1. عبادت میں بہت زیادہ کوشش اور جستجو فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عام دِنوں کی عبادت بھی ایسی تھی کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جایا کرتے تھے۔
2. اللہ ربّ العزت کے راستے میں خوب خرچ فرماتے تھے، اپنے ہاتھوں کو بہت کھول دیتے تھے یعنی بہت کھلے دِل کے ساتھ صدقہ وخیرات فرماتے تھے۔
3. مناجات میں بہت ہی زیادہ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم: ۱/۲/۲۷۳، مشکوٰۃ: ۱/۱۴/۱۷)

روزے کی تعریف اور فرضیت

تعریف: صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک روزے کی نیت کے ساتھ کھانے، پینے اور جماع (ازدواجی تعلق) سے رُکے رہنے کا نام ''روزہ'' ہے۔ (ھدایہ: ۱/۱/۱۹۱، بدائع الصنائع)

فرضیت: رمضان المبارک کے ہر دِن کا روزہ ہر اس شخص پر فرض ہے جو مسلمان ہو، عاقل ہو اور بالغ ہو، دارُالاسلام (مسلمانوں کی حکومت والے ملک) میں رہتا ہو یا دارُالحرب (کافروں کی حکومت والے ملک) میں رہتے ہوئے روزے کی فرضیت کا علم رکھتا ہو۔

رمضان المبارک کے روزے رمضان ہی میں اَدا کرنا ہر اس شخص پر فرض ہے جو:

1. مقیم ہو، شرعی مسافر نہ ہو۔

جس نے روزہ رکھ کر بُری بات اور بُرے عمل کو نہ چھوڑا، تو خدا کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری)

❷ صحت مند ہو، ایسا بیمار نہ ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کی بیماری بڑھ جائے اور یہ بات اسے اپنے سابق تجربے یا ماہر دیندار طبیب سے معلوم ہوا۔ (عورت ہے تو حیض ونفاس سے پاک ہو)۔

روزے کے ساتھ مذاق کرنا: روزے کی نسبت مذاق اور تمسخر کے کلمات کہنا مثلاً یہ کہ "روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانا پینا نہ ہو" یا یہ کہ "ہم سے بھوکا نہیں مَرا جاتا"، کفر ہے۔ (شامی:۲۲۲/۴)

روزے کی نیت اور اس سے متعلقہ مسائل

نیت کا مطلب: نیت بس اس حد تک کافی ہے کہ دِل میں روزہ رکھنے والے کو معلوم ہو کہ فلاں روزہ مثلاً رمضان کا یا نذر کا رکھ رہا ہوں۔ اگر روزے کا تذکرہ کیے بغیر صرف سحری کھالے تو یہ بھی نیت کے قائم مقام ہے، البتہ اگر سحری کھاتے ہوئے نیت کر لی کہ صبح روزہ نہیں رکھوں گا تو یہ کھانا روزہ کی نیت کے قائم مقام نہ ہوگا۔

نیت کا وقت: نیت کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے، اس سے پہلے یا عین غروب کے وقت کی نیت کا اعتبار نہیں، اور رمضان، نذرِ معین یا نفل روزہ ہو تو نصف النہار تک یہ وقت رہتا ہے، جبکہ ہر قسم کے کفارات اور نذرِ مطلق میں ہر روزہ کے لیے غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک وقت رہتا ہے، صبح صادق کے بعد نیت کا اعتبار نہیں۔

نیت کی، پھر ختم کر دی: اگر رات کو روزہ کی نیت کر لی پھر نیت بدل گئی اور صبح صادق سے پہلے پہلے پختہ ارادہ کر لیا کہ روزہ نہیں رکھنا، تو روزہ کی نیت باطل ہوگئی، اب تجدیدِ نیت کے بغیر یوں ہی سارا دِن گزار دیا تو روزہ نہیں ہوا۔

ہر روزے کی علیحدہ نیت ضروری ہے: ماہِ رمضان میں ہر روزے کی علیحدہ نیت ضروری ہے۔ اگر شروع رمضان میں ہی نیت کر لی کہ پورے مہینے کے روزے رکھوں گا، تو یہ نیت صرف پہلے روزے کی حد تک معتبر ہے۔

رات کو نیت کر کے سو گیا: اگر رات کو روزہ کی نیت کر کے سو گیا پھر صبح ہونے سے پہلے اُٹھ کر کچھ کھا پی لیا، تو بھی نیت میں کوئی خلل نہ آئے گا روزہ صحیح ہو جائے گا۔ (خلاصۃ الفتاویٰ:۲۵۱/۱، عالمگیریہ:۱۵۵/۱)

> **فرمانِ رسول ﷺ**
> روزے دار کا ثواب سوائے حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

مستحباتِ روزہ

......(وہ کام جو روزہ میں مستحب ہیں)......

- سحری کھا کر روزہ رکھنا (اگر بھوک نہ ہو تب بھی کچھ نہ کچھ کھالے تاکہ سنت اَدا ہو جائے)۔ (عالمگیری:۲۰۰/۱، الترغیب والترہیب:۲۶۲/۲)
- سحری کرنے میں وقت کے اندر اندر تاخیر کرنا (یعنی آخری حصے صبح صادق سے پہلے پہلے کھانا پینا افضل اور زیادہ ثواب ہے)۔ (عالمگیری:۲۰۰/۱)
- کھجور سے سحری کرنا، سحری میں روٹی سالن یا چاول کھانا ضروری نہیں ہے بلکہ ماکولات (کھانے کی چیزیں) اور

مشروبات (پینے والی چیزیں مثلاً دودھ، جوس وغیرہ) میں سے جو بھی چیز مل جائے اس سے سحری کرنے سے سحری کی سنت اَدا ہو جائے گی۔ (الترغیب والترہیب:۲/۲۶۲)

❁ اگر رات جنابت لاحق ہو تو فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے غسل کر لینا تا کہ روزہ جیسی عبادت پاکی کے ساتھ شروع ہو، البتہ اگر اس سے پہلے غسل کا موقع نہ مل سکا تب بھی سحری کر کے روزہ رکھا جا سکتا ہے، روزہ ہو جائے گا۔

❁ زبان کو ناجائز باتوں سے اور اعضاء کو ناجائز کاموں سے باز رکھنا۔ (مشکوٰۃ:۱/۱۷۶، مرقاۃ:۴/۱۷۷)

❁ غروبِ آفتاب کی تسلی کے بعد افطاری میں جلدی کرنا۔ (عالمگیری:۱/۲۰۰)

❁ تازہ کھجور سے افطار کرنا، ورنہ خشک کھجور سے، اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پانی سے۔ (جامع ترمذی:۱/۱۵۰)

❁ کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا، اس کے بعد پانی سے۔ (مشکوٰۃ:۱/۱۷۵)

❁ جس چیز سے افطار کیا جائے وہ طاق ہو، مثلاً تین، پانچ، سات وغیرہ۔ (مرقاۃ المفاتیح:۴/۲۵۷)

افطار کی دُعاء: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار فرماتے تو یہ دُعاء پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ۔ (مشکوٰۃ:۱/۱۷۵)

''اے اللہ! میں نے آپ کے لیے روزہ رکھا اور آپ کے دیے ہوئے رزق سے افطار کر رہا ہوں''۔

ف: بعض لوگ افطار میں اتنی دیر مشغول رہتے ہیں کہ مسجد میں جماعت سے محروم ہو جاتے ہیں، یہ سخت کوتاہی کی بات ہے اس سے اجتناب کریں۔

❁ رشتہ داروں، محتاجوں اور مسکینوں کو صدقہ و خیرات سے نوازنا، حصولِ علم میں مشغول رہنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، دُرود شریف پڑھنا، استغفار اور ذکر و اذکار میں لگے رہنا، اور اعتکاف کرنا۔ (مشکوٰۃ:۳/۱۷۳)

مباحاتِ روزہ

......(وہ کام جو روزہ میں کیے جاسکتے ہیں، اور ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا)......

سُرمہ اور تیل وغیرہ: روزہ میں سُرمہ لگانا، آنکھ کی دوا ڈالنا، ڈاڑھی مونچھ اور بالوں پر تیل لگانا یا بدن پر مالش کرنا جائز ہے، اگرچہ ان کا مزہ حلق میں محسوس ہو یا تھوک میں سُرمہ کا رنگ بھی دکھائی دے۔ (الدر مع الرد:۲/۳۹۵، تاتارخانیہ:۲/۳۶۶، شامی:۲/۳۹۵، ۴۱۹)

مسواک کرنا: مسواک جیسے بغیر روزہ کے ہر وضو میں سنت ہے یونہی روزہ میں بھی سنت ہے، خواہ صبح استعمال کی جائے یا شام کو، اور خواہ تر ہو یا خشک، اور مسواک کرتے ہوئے اس کا کوئی ریشہ بے اختیار حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔ (کذا فی احسن الفتاویٰ:۴/۴۴۵، عالمگیری:۱/۱۹۹، ۲۰۲، شامی:۲/۴۱۹)

❁ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، غسل کرنا، گیلا کپڑا بدن پر لپیٹنا جائز ہے، بے

صبری اور پریشانی ظاہر کرنے کیلئے یہ کام مکروہ ہیں اور احتیاط کی جائے کہ حلق میں پانی نہ جائے۔

(مراقی الفلاح مع الطحطاوی:۱/۲۷۷،۲۷۷،۳، البحر الرائق:۲/۲۷۹، عالمگیری:۱/۱۹۹، ردالمحتار:۲/۳۹۶، وعامۃ الکتب)

❁ گفتگو کرتے ہوئے ہونٹ لعاب (تھوک) سے تر ہو جائیں پھر اس کو نگل جائے، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

(عالمگیری:۱/۲۰۳)

❁ کان میں پانی پڑ گیا یا خود ڈالا یا تنکا لے کر کان کھجایا اور اسے میل لگ گئی اور اسی میل سمیت دوبارہ بار بار کان میں ڈالا، روزہ فاسد نہ ہوگا۔ البتہ قصداً پانی ڈالنے کی صورت میں احتیاطاً ایک روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔

(شامی:۲/۲۶، ۴۰، ۳۹۶، ۴۰۰، ھندیہ:۱/۲۰۶، تاتارخانیہ:۲/۳۶۴، مظاہر حق جدید:۲/۳۱۸)

❁ ناک کی رطوبت اتنی زور سے کھینچی کہ حلق میں چلی گئی، یا منہ میں رال جمع ہوئی اور اس کو نگل گیا۔

(شامی:۲/۴۰۰، عالمگیری:۱/۲۰۳)

❁ اگر بلغم پیٹ سے منہ میں آکر رُک جائے اور مقدار بھی زیادہ ہے اور اس کو قصداً نگل لیا جائے، تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ فاسد ہو جائے گا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لیے احتیاط ضروری ہے۔ (شامی:۲/۴۰۰، ۴۱۵)

❁ خود بخود قے آجانا۔ (بدائع الصنائع:۲/۹۶)

سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم)
ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ (مسلم)

احتلام ہونا: اگر روزہ دار دِن میں سویا اور احتلام ہو گیا (یعنی سونے کی حالت میں منی خارج ہونا) تو روزہ فاسد نہیں ہوا بلکہ صحیح ہے، البتہ جتنی جلدی ہو سکے غسل کر لے، بلاوجہ غسل میں تاخیر نہ کرے تاکہ روزے کا وقت زیادہ سے زیادہ پاکی میں گزرے۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ:۲/۶۵۶، بدائع الصنائع:۲/۹۱، تاتارخانیہ:۲/۳۷۱، البحر الرائق:۲/۲۷۲)

❁ اگر دِن کو رمضان میں احتلام ہو جانے سے یہ سمجھا کہ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اس کے بعد قصداً کھا پی لیا تو قصداً کھانے سے روزہ فاسد ہو گیا، قضاء ضروری ہے کفارہ نہیں۔ (شامی:۲/۴۰۱-۴۰۶)

❁ رات کو ہمبستری کی اور صبح صادق سے پہلے غسل نہ کر سکا اس کے بعد غسل کیا۔ (بدائع الصنائع:۲/۹۲)

انجکشن لگوانا: انجکشن لگوانا خواہ کسی مرض کے لیے ہو یا طاقت کے لیے، خواہ گوشت میں لگائے یا رَگوں میں۔

(شامی:۲/۳۹۵، ھندیہ:۱/۲۰۳، ردالمحتار:۲/۳۹۵)

❁ کسی عذر سے رَگ کے ذریعہ گلوکوز چڑھوانا، یا خون چڑھوانا۔

❁ ایسی آکسیجن دینا جو خالص ہو اور اس میں ادویات کے اجزاء شامل نہ ہوں۔

وِکس یا بام لگانے کا حکم: روزہ کے دوران جسم کی بیرونی حصے میں وِکس یا بام لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ گرم پانی میں وِکس ڈال کر بھانپ لینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (درمختار، شامی:۲/۳۹۵)

❁ صبح صادق سے پہلے پان کھا کر منہ اچھی طرح صاف کر لیا مگر صبح ہونے کے بعد پان کی سُرخی تھوک میں دِکھائی دیتی ہے تو تھوک نگلنے سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔ (عالمگیری:۱/۲۰۳، شامی:۲/۳۹۶، بہشتی زیور:۳/۱۱، معالم التنزیل:۴/۱۳۹)

- چوٹ وغیرہ کے سبب جسم سے خون نکلنا۔
- کسی زہریلی چیز کا ڈسنا۔
- مرگی کا دورہ پڑنا۔
- بواسیر کے مسوں کو طہارت کے بعد اندر دبا دینا۔

> حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بددعاء کی کہ اے اللہ کے نبی! وہ شخص ہلاک ہو جائے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنی مغفرت نہ کروائی۔ نبی پاک ﷺ نے اس پر آمین کی مہر لگادی۔ (الترغیب والترہیب: ۲/۲۱۵)

بھول کر کھانا پینا: اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے پیٹ بھر کر کھا پی لے یا متعدد مرتبہ کھا پی لے۔ اگر اس دوران یاد آ گیا کہ وہ روزہ دار ہے تو فوراً منہ کے اندر جو کچھ ہے باہر پھینک دے اندر نگلے نہیں ورنہ روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضاء لازم ہوگی۔ اگر بھول کر کھانے پینے کے بعد یہ گمان کر لیا کہ روزہ فاسد ہو گیا پھر قصداً کھایا، تو روزہ فاسد ہو گیا قضاء ضروری ہے۔ اگر کسی آدمی نے کسی روزہ دار کو بھول کر کھاتے پیتے ہوئے دیکھا، تو روزہ یاد دِلانا چاہیے یا نہیں؟ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر روزہ دار اس قدر طاقتور ہے کہ روزے سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دِلانا واجب ہے، اور اگر اس آدمی میں روزہ رکھنے کی قوت وطاقت کم ہے روزے سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دِلائے کھانے دے۔

(عالمگیری: ۱/۲۰۲، ۲۰۶، تاتارخانیہ: ۲/۳۷۲، شامی: ۲/۳۹۴، ۳۹۵، فتح القدیر: ۲/۲۵۴، ردالمحتار: ۲/۴۹)

خوشبو اور دھواں: کسی قسم کی خوشبو خواہ وہ کتنی ہی تیز ہو سونگھنے سے روزہ نہیں جاتا، اسی طرح گرد وغبار مکھی یا کسی قسم کا دھواں بے اختیار حلق میں اُتر جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا گو کہ روزہ یاد ہو۔ ہاں! اگر اپنے قصد واختیار سے دھواں پہنچایا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً از خود جلتی سگریٹ، لوبان، اگر بتی وغیرہ کے قریب آ کر ان کا دھواں لیتا رہا، تو روزہ ٹوٹ گیا۔ روزے کی حالت میں مُردے کو دھونی دینے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ یہاں مُردے کو دھونی دینا ہے دھونی کا لینا نہیں۔

(ردالمحتار: ۲/۲۹۵، ۴۱۷، شامی: ۲/۳۹۵)

دانت یا داڑھ نکلوانا: اگر روزے کے دوران دانت یا داڑھ نکلنے کی شدید ضرورت ہے تو نکالنا جائز ہوگا، البتہ خون حلق سے نہ اُترے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بلاضرورت دانت یا داڑھ نکلوانا مکروہ ہے۔ اگر خون یا دوا پیٹ کے اندر چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (شامی: ۲/۳۹۶، ردالمحتار: ۴/۳۹۶)

- دانتوں کے درمیان چنے سے کم مقدار کی کوئی چیز پھنسی رہ گئی اور اس کو نگل گیا۔ (عالمگیری: ۱/۲۰۲)
- دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا اور پیٹ تک نہ پہنچا، یا پیٹ میں پہنچ گیا مگر تھوک اس پر غالب تھا۔

(عالمگیری: ۱/۲۰۳، شامی: ۲/۳۹۴۔۴۰۰)

ہونٹوں پر سُرخی لگانا: عورت کو روزے کی حالت میں ہونٹوں پر سُرخی لگانا جائز ہے، البتہ منہ کے اندر جانے کا احتمال ہو تو مکروہ ہے۔ (احسن الفتاویٰ: ۴/۴۳۴)

آنسو یا پسینہ منہ میں داخل ہونا: اگر روزہ دار کے منہ میں آنسو یا چہرے کا پسینہ داخل ہو جائے تو اگر تھوڑے ہوں جیسے ایک دو قطرے تو روزہ فاسد نہ ہوگا، اور اگر بہت زیادہ آنسو یا پسینہ منہ میں جمع ہو جائے پھر اس کو نگل جائے تو

روزہ فاسد ہو جائے گا، قضاء لازم ہوگی۔(عالمگیری:۱/۲۰۳،شامی:۲/۴۰۴،تاتارخانیہ:۲/۳۶۹)

ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔(ابن ماجہ)

مکروہاتِ روزہ

......(وہ کام جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر روزہ توڑنے تک پہنچا سکتی ہیں، یعنی دورانِ روزہ ناپسندیدہ عمل ہیں)......

❁ جھوٹ بولنا، جھوٹی شہادت دینا، جھوٹی قسم کھانا، غیبت کرنا، چغل خوری، دھوکہ دہی کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، فحش حرکات کرنا، فحش گوئی کرنا، ظلم کرنا، کسی سے عداوت دشمنی رکھنا، اجنبی عورتوں سے ملنا جلنا دیکھنا، سینمابینی، ٹی وی، وی سی آر دیکھنا۔ ان چیزوں سے روزہ فاسد تو نہیں ہوتا البتہ مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

(ابن ماجہ:۱۲۱، معارف السنن:۵/۳۶۶، شامی:۲/۴۱۲)

❁ بلا عذر صبح صادق تک ناپاکی کی حالت میں رہنا بہتر نہیں ہے۔(ابوداؤد، عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

❁ قصداً اپنے منہ میں جمع شدہ لعاب کو نگل جانا۔(عالمگیری:۱/۱۹۹، مراقی الفلاح مع الطحطاوی:۳۷۲)

❁ ٹوتھ پیسٹ اور منجن وغیرہ سے دانت صاف کرنا اور عورتوں کا مسی یا دنداسہ لگانا۔ اور اگر ان کا کوئی جز حلق سے نیچے اُتر گیا، تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

(شامی:۲/۴۱۶، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۶/۲۵۶، ھندیہ:۱/۱۹۹، امدادالفتاویٰ:۲/۱۴۱، احسن الفتاویٰ:۴/۱۳۹)

❁ ناک میں پانی ڈالنے میں یا کلی کرنے میں مبالغہ کرنا۔(عالمگیری:۱/۱۹۹)

❁ بیوی کو شہوت کے ساتھ چھونا، بوسہ لینا، پیار کرنا، چمٹنا، لپٹنا، ہاتھ پھیرنا، بار بار دیکھنا۔ اگر شہوت کے ساتھ نہ ہو تو مکروہ نہیں، اور اگر ان چیزوں سے انزال ہونے کا اندیشہ یا گمان ہو تو ایسا کرنا حرام ہے۔

(کتاب الفقہ :۱/۹۲۷، الدر، شامی:۲/۲۱۷، ۴۱۷)

❁ بلا عذر زبان سے کوئی چیز چکھنا یا منہ میں رکھ کر چبانا۔(عالمگیری:۱/۱۹۹)

اگر عذر سے چکھے مثلاً کسی عورت کا خاوند بدمزاج ہے اور عورت کو ڈر ہے کہ اگر سالن میں نمک کم و بیش ہو گیا تو خاوند بگڑ جائے گا تو زبان سے چکھنے میں کراہت نہیں۔ اسی طرح عورت کا چھوٹے بچے کو بلا عذر کوئی چیز چبا کر کھلانا بھی مکروہ ہے، لیکن عذر سے کھلائے کہ بچہ کے لیے کوئی دوسری نرم غذا موجود نہ ہو، نہ ہی بغیر روزہ کے کوئی دوسرا آدمی موجود ہو جو بچے کو غذا چبا کر دے تو ایسی صورت میں کراہت نہیں۔ اسی طرح اگر روزہ دار کھانے کی چیز خریدتے وقت زبان سے چکھ لے تو کراہت نہیں، بشرطیکہ کہ اس چیز کی طرف اسے سخت احتیاج ہو اور بغیر چکھے خریدنے میں نقصان کا اندیشہ ہو۔(عالمگیری:۱/۱۹۹، ردالمحتار:۲/۴۱۶)

❁ روزے کی حالت میں اتنا خون دینا کہ کمزوری آجائے۔(عالمگیری:۱/۲۰۰)

برکاتِ رمضان سے محروم کرنیوالی دو بیماریاں
۱ بدنظری
۲ غیبت
(تحفہ ماہِ رمضان)

مفسداتِ روزہ

......(وہ کام جن سے روزہ مفسد یعنی ٹوٹ جاتا ہے)......

❁ نکسیر کا خون حلق میں پہنچ کر پیٹ میں چلا گیا۔(تاتارخانیہ:۱/۲۱۱، البحرالرائق:۲/۲۷۳)

❁ نیند میں کسی نے پانی منہ میں ڈال دیا اور پی گیا۔ (عالمگیری:۲۰۲/۱،شامی:۴۰۱/۲)

❁ روزہ یاد تھا مگر کلی کرتے ہوئے یا ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے بے اختیار کچھ پانی حلق میں اُتر جائے، تو روزہ فاسد ہو گیا۔ اگر کلی کے دوران روزہ یاد نہیں تھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (عالمگیری:۲۰۲/۱)

❁ اگر کسی کو مارنے اور نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر زبردستی کھلایا پلایا گیا یا جماع کیا، تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ البتہ جس پر جبر کیا گیا اس پر صرف قضاء ہے، اور جس نے جبر کیا اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔ (شامی:۴۰۱/۲، عالمگیری:۲۰۲/۱، ۲۰۵)

❁ بھول کر کھا پی لیا یا جماع کر لیا یا احتلام ہو گیا یا نظر شہوت سے دیکھ کر انزال ہو گیا یا تھوڑی سی قے ہوئی تو روزہ نہیں ٹوٹا، لیکن اگر ان صورتوں میں اس نے یہ گمان کر کے میرا روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا یا جماع کر لیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(عالمگیری:۲۰۶/۱، شامی:۴۰۱/۲۔۴۰۶)

قے کی صرف دو صورتیں مفسد صوم ہیں:

❶ قصداً منہ بھر کے قے کی، خواہ باہر پھینک دے یا منہ میں لوٹا لے۔ (شامی:۴۱۴/۲)

❷ بے اختیار منہ بھر کر قے آئی اور اس نے قصداً منہ میں لوٹالی، اگرچہ چنے کے برابر ہی لوٹائی ہو۔ (ایضاً)

ان دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضاء واجب ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے کرتے وقت روزہ یاد ہو اور قے میں بھی کھانا یا پانی صفراء یا خون آئے، بلغم نکلنے سے کسی صورت میں روزہ نہیں جاتا۔ (شامی:۴۰۰/۲، ۴۱۵)

ان دو صورتوں کے سوا قے کی جتنی صورتیں ہیں کسی میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً قصداً قے کی اور منہ بھر کر نہ آئی یا بے اختیار آئی مگر منہ بھر سے کم تھی یا منہ بھر تھی مگر لوٹائی نہیں خواہ وہ باہر نکل آئی یا بے اختیار لوٹ گئی یا لوٹالی مگر چنے کی مقدار سے بھی کم یا قصداً منہ بھر کر قے کی یا بلا قصد منہ بھر آئی اور لوٹالی لیکن روزہ دار ہونا یاد نہ تھا تو ان تمام صورتوں میں روزہ نہ ٹوٹا۔

(فتاویٰ قاضی خان علی ھامش الہندیہ:۲۱۱/۱، ردالمحتار:۴۱۴/۲)

اگر ایک مجلس میں قصداً بار بار قے کی جس کا مجموعہ منہ بھر کی مقدار کو پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا، اور مجموعی مقدار اس سے کم ہو یا کئی مجالس میں اتنی قے کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (فتح القدیر:۲۶۰، وغیرہ)

ف: منہ بھر کر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے منہ میں رُکے۔

انزال ہونا (منی خارج ہونا): اپنی بیوی سے یا کسی اجنبی عورت یا مرد کو شہوت کے ساتھ مَس کرنے سے یا بوسہ لینے سے انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضاء ضروری ہے کفارہ نہیں۔ انزال نہ ہونے کی صورت میں روزہ فاسد تو نہیں ہوگا البتہ مکروہ ہوگا، اس لیے روزے کو اس سے پاک رکھنے کی کوشش کرے۔ (تاتارخانیہ:۳۷۱/۲)

❁ اپنی بیوی یا اجنبی عورت کو مَس کیے بغیر صرف شہوت کے ساتھ دیکھنے سے اگر انزال ہو جائے یا محض شہوت انگیز چیز دیکھنے (مثلاً کسی عورت کے خاص حصے کو دیکھنا) یا کسی بات کا دِل میں خیال کرنے سے انزال ہو جائے، تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ اس قسم کی نظر اور خیال سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (ایضاً)

جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا اسے بھی روزہ دار جتنا ہی اجر ملے گا، لیکن روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہ آئے گی۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

❁ اگر کسی کو نظرِ شہوت کی وجہ سے انزال ہوگیا، اس نے گمان سے کہ روزہ فاسد ہوگیا اس کے بعد قصداً روزہ فاسد کیا، تو قضاء ضروری ہے کفارہ نہیں۔ (شامی:۲/۴۱۱)

❁ اگر ماہِ رمضان میں دِن میں اپنی بیوی کو پیار کرنے کی وجہ سے انزال ہوگیا یا اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا اور کمزوری کی وجہ سے انزال ہوگیا یا اپنی بیوی سے بغل گیر ہوا کچھ دیر تک اسی حالت میں رہنے کی وجہ سے انزال ہوگیا، تو ان تمام صورتوں میں روزہ فاسد ہوگیا، قضاء لازم ہے کفارہ نہیں۔ البتہ اس کے بعد رمضان کے احترام میں غروبِ آفتاب تک کھانے پینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (البحر الرائق:۲/۲۷۲، عالمگیری:۱/۲۰۴)

مُشت زنی: مشت زنی کو استمنا بالید، ہینڈ پریکٹس (Hand Practice) اور جلق بھی کہا جاتا ہے۔ روزے کے دوران مشت زنی کرنے سے اگر انزال ہوگیا، تو روزہ فاسد ہوگیا قضاء ضروری ہے کفارہ نہیں۔ اور اگر مشت زنی سے انزال نہیں ہوا، تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔ مشت زنی کرنا ناجائز اور حرام ہے، اس پر لعنت بھیجی گئی ہے، قیامت کے دِن ایسے لوگوں کے ہاتھ حاملہ ہوں گے۔ (شامی:۲/۳۹۹، البحر الرائق:۲/۲۷۲)

سگریٹ نوشی اور نسوار کا استعمال: روزے کے دوران سگریٹ نوشی یا نسوار کے استعمال سے روزہ فاسد ہوجائے گا، قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (شامی:۲/۳۹۵، عالمگیری:۱/۲۰۳، فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۲/۴۲۷)

تمباکو اور حقہ کا استعمال: تمباکو یا حقہ استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ البتہ جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہیں اگر وہ رمضان کے روزے کی حالت میں قصداً حقہ پیئے یا اگر کوئی شخص حقے کا عادی نہیں ہے لیکن کسی فائدے کے پیشِ نظر رمضان کے روزے میں قصداً حقہ پیئے یا روزہ دار نے حقہ کو نفع بخش سمجھ کر پیا، تو ان تمام صورتوں میں روزہ فاسد ہوگیا، قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (شامی:۲/۳۹۵)

متفرق مسائل روزہ

> سحری کھانے والوں پر خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی)

حاملہ اور دودھ پلانے والی کو رُخصت: حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان یا بچے کی جان کا کچھ ڈر ہو تو وہ روزہ نہ رکھے پھر بعد میں قضاء کرلے، اور اگر ایسا ڈر نہیں (یعنی دودھ پلانے کا متبادل انتظام موجود ہے) تو اس صورت میں روزہ رکھنا لازم ہے۔ اگر روزے کے دوران حاملہ کو ایسی بات پیش آگئی جس سے اپنی جان یا بچے کی جان کا اندیشہ ہے تو روزہ توڑ ڈالنا دُرست ہے، قضاء لازم ہوگی۔ (تاتارخانیہ:۲/۳۸۴، عالمگیری:۱/۲۰۷، شامی:۲/۴۲۲، البحر الرائق:۲/۲۸۵)

حالتِ سفر میں روزہ چھوڑنا: اگر کوئی شخص حالتِ سفر میں ہو تو اس کے لیے بھی جائز ہے کہ روزہ چھوڑ لے، بعد میں قضاء کرلے۔ لیکن مسافر کو اگر سفر میں تکلیف نہ ہو جیسے ریل یا ہوائی جہاز میں سوار ہے اور اس کے پاس راحت و آرام کا تمام سامان مہیا ہے تو اس صورت میں روزہ رکھ لینا بہتر ہے، لیکن اگر اس صورت میں بھی چھوڑ دے تو جائز ہے، بعد میں قضاء کر

لے۔(شامی:۲/۴۲۱،۴۲۳)

❁ اگر دورانِ سفر کسی مقام پر پندرہ دِن کی نیت سے ٹھہر گیا، تو اب روزہ چھوڑنا دُرست نہیں ہے کیونکہ اب وہ مسافر نہیں رہا، اگر پندرہ دِن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو روزہ نہ رکھنا دُرست ہے۔(درمختار، شامی:۲/۴۳۱)

❁ اگر مسافر حالتِ سفر میں انتقال کر گیا تو اس پر فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں، کیونکہ اس کو روزہ رکھنے کا موقعہ ہی نہیں ملا اور قضاء لازم نہیں ہوئی۔(عالمگیری:۱/۲۰۷)

بیماری بڑھ جانے کا خوف: اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہے کہ روزہ سے نقصان ہوتا ہے اور ڈر ہے کہ روزہ رکھے گا تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھا ہوگا یا جان جاتی رہے گی، تو روزہ نہ رکھے۔ جب اچھا ہو جائے تو اس کی قضاء کرلے، لیکن صرف اپنے دِل میں ایسا خیال کرلینے سے روزہ چھوڑنا دُرست نہیں جب تک کہ مسلمان دین دار ڈاکٹر یا حکیم نہ کہہ دے کہ روزہ تم کو نقصان دے گا، تب چھوڑنا چاہیے بے دین یا کافر ڈاکٹر و حکیم کا کچھ اعتبار نہیں۔(البحرالرائق:۲/۲۸۱، عالمگیری:۱/۲۰۷)

❁ جب تک مریض کو صحت کی اُمید ہے، روزے کے بدلے میں فدیہ ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔(بدائع الصنائع:۲/۱۰۵)

❁ اگر کوئی شخص رمضان شریف میں بیمار تھا، بیماری کی وجہ سے کسی دِن روزہ رکھتا تھا اور کسی دِن افطار کرتا تھا، اتفاقاً ایک دِن روزے کی نیت کی، بیماری کی وجہ سے صبح کی نماز کے بعد افطار کرلیا، تو اس صورت میں قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں۔
(شامی:۲/۴۱۳)

❁ اگر کوئی شخص روزہ رکھنے کے بعد بیمار ہوگیا اور حالت نازک ہوگئی، روزہ رکھنے کی صورت میں مرض میں اضافہ یا موت کا ظن غالب ہو تو افطار کرنا جائز ہوگا، صرف قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔(ایضاً)

نوٹ: اگر ایسی صورت میں صرف انجکشن سے علاج ہو سکے، تو روزہ توڑنا جائز نہیں ہوگا۔

بڑھاپے یا دائم المریض ہونے کی وجہ سے روزے پر قادر نہیں: اگر کوئی مرد یا عورت بڑھاپے یا دائم المریض ہونے کی وجہ سے رمضان کا روزہ رکھنے پر قادر نہیں اور مستقبل میں بھی قادر ہونے کی کوئی اُمید نہیں اور صحت کی اُمید بھی نہیں، تو ہر روزے کے بدلہ میں تقریباً دو کلو گندم یا اس کی قیمت فدیہ میں دے سکتا ہے، لیکن اس کے بعد اگر صحت یاب ہوگیا تو دوبارہ قضاء کرنا ضروری ہے۔(عالمگیری:۱/۲۰۷)

مریض کا قضاء کرنا یا فدیہ دینا: اگر مریض کو مرض سے اچھا ہونے کے بعد اتنی مدت ملے کہ اس میں قضاء کرسکتا ہے تو روزے کی قضاء اس کے ذمہ واجب ہے، ورنہ قضاء لازم نہیں ہوگی اور فدیہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر مرض سے اچھا ہونے کے بعد اتنی مدت ملی ہے کہ ان روزوں کی قضاء کرسکتا ہے، تو قضاء لازم ہوگی، اور اگر قضاء نہیں کی انتقال ہوگیا تو اس صورت میں فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا اور وصیت کے مطابق فدیہ دینا لازم ہوگا اور اگر وصیت نہیں کی تو اس صورت میں میت کو آخرت کی گرفت سے بچانے کے لیے وارثوں کو فدیہ دے دینا چاہیے۔
(عالمگیری:۱/۲۰۷،۲۰۸، شامی:۲/۴۲۴)

دَمہ کا مریض: دَمہ کے مریض کے لیے روزے کے دوران انہلر یا وینٹولین لینے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیونکہ اس میں لیکوئیڈ دوائی ہوتی ہے جو پمپ کرنے کی صورت میں اندر جاتی ہے اور دوائی اندر جانے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اور قضاء لازم ہے۔ اس لیے ایسے افراد جب تک وینٹولین کے استعمال کے بغیر روزہ نہیں رکھ سکتے وہ روزہ نہ رکھیں، جب اس کے بغیر روزہ رکھنا ممکن ہو تو روزہ رکھیں اور فوت شدہ روزوں کی قضاء کریں۔ (الدرالمختار: ۳۹۵/۲)

ذیابیطس کا مریض: اگر کوئی شخص ذیابیطس کی بیماری کی وجہ سے کمزور اور ضعیف ہوگیا ہے روزہ رکھنا مشکل ہے، تو بیماری کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہ رکھنا جائز ہوگا، لیکن جب تک صحت کی توقع ہو فدیہ دینا کافی نہیں ہوگا صحت کے بعد قضاء لازم ہوگی۔ اور اگر صحت کی اُمید نہیں اور بیماری بھی ختم نہیں ہورہی اور موت تک شفاء ہونے کی اُمید نہیں، تو اس صورت میں فدیہ دینا دُرست ہوگا اور ایک روزے کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے۔ اگر فدیہ دینے کے بعد شفاء ہوگئی، تو فدیہ باطل ہو جائے گا اور قضاء لازم ہوگی۔ (عالمگیری: ۲۰۷/۱)

روزہ مؤخر کیا جاسکتا ہے: اگر حکیم یا ڈاکٹر نے کسی ٹی بی یا تپ دق کے مریض کو دِن میں متعدد دفعہ دوائی استعمال کرنے کا مشورہ دیا اور دوا استعمال نہ کرنے کی صورت میں ہلاکت یا مرض کے زیادہ بڑھ جانے کا کہا، تو صحت یابی تک روزے کو مؤخر کیا جاسکتا ہے تندرست ہونے کے بعد قضاء کرے، اگر صحت کی اُمید ختم ہوچکی ہے تو مَرنے سے پہلے فدیہ اَدا کرنے کی وصیت کرکے جائے۔ (شامی: ۴۲۲/۲)

روزہ رکھ کر بلا عذر توڑنا: اگر رمضان کا روزہ رکھ کر بلا عذر توڑ دیا، تو قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

- کفارہ یہ ہے کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے جائیں درمیان میں ایک روزے کا بھی ناغہ نہ کیا جائے، اگر درمیان میں ایک روزہ چھوڑ دیا تو دوبارہ نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنا لازم ہوگا۔ اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں، تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلایا جائے۔
- اور اگر رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا روزہ توڑ دیا، تو اس کی جگہ ایک روزہ قضاء کرنا لازم ہوگا۔
- اگر رمضان شریف میں کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد دِن میں کچھ کھانا پینا اور جماع کرنا جائز نہیں، سارا دِن روزے داروں کی طرف رہنا واجب ہے۔ (عالمگیری: ۲۰۵/۱، ۲۱۴، ۲۱۵)

لُو کی وجہ سے روزہ توڑ دینا: اگر کسی شخص کو ماہِ رمضان میں لُو کی وجہ سے روزہ رکھنا برداشت سے باہر ہوگیا اور اس وجہ سے روزہ توڑ دیا ہے، تو قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (شامی: ۴۲۰/۲، عالمگیری: ۲۰۷/۱)

قریب البلوغ صحت مند بچوں کو روزے سے روکنا: بعض لوگ قریب البلوغ صحت مند بچوں کو روزہ نہیں رکھواتے، حالانکہ بعض بچوں کی عمر اور قوت ایسی ہوتی ہے کہ وہ آسانی سے روزہ رکھ سکتے ہیں، بچہ بالغ ہو یا نہ ہو۔ دس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو لازماً روزہ رکھوایا جائے، کمزوری ہو تو الگ بات ہے۔ اگر نابالغ بچہ روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس کی قضاء

رکھوانا ضروری نہیں، اگر نماز توڑ دے تو دوبارہ پڑھوانا چاہیے۔ (الدر المختار: ۴۰۹/۲، رد المحتار: ۴۰۹/۲)

اعلانیہ کھانا پینا: اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں بلا عذر روزہ نہ رکھے اور اعلانیہ طور پر کھائے پیئے تو وہ فاسق اور اسلامی شعائر کی توہین کرنے والا ہے، مسلمان خلیفہ کے حکم سے ایسے آدمی کو قتل کر دیا جائے گا تاکہ کسی اور آدمی کو اعلانیہ کھانے پینے کی جرأت نہ ہو۔ (شامی: ۱۵۱/۲)

فوت شدہ روزوں کا حکم: اگر سفر، مرض، حیض یا نفاس کی وجہ سے روزہ فوت ہو گیا ہے، اقامت، صحت اور حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد روزہ رکھنے کا موقع ملا اور روزہ رکھا نہیں اور موت کا وقت آگیا، تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا اور اگر وقت ملا ہی نہیں اور روزہ رکھنے سے پہلے انتقال کر گیا، تو قضاء کرنے کا وقت نہ ملنے کی وجہ سے روزہ معاف ہو جائے گا فدیہ دینا واجب نہیں ہوگا۔

❁ اور اگر حالت اقامت، صحت اور طہارت میں قضاء روزہ رکھنے کا موقع ملا اور روزہ نہیں رکھا، تو اس صورت میں فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہوگا اور وارثوں پر ترکہ کے ایک تہائی حصے سے فدیہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

ایک تہائی سے زائد سے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا، البتہ ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا اور میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ (شامی: ۴۲۳/۲۔۴۲۵، عالمگیری: ۲۰۷/۱)

معاشی محنت کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا: معاشی محنت کی وجہ سے رمضان شریف کے روزے نہ رکھنا جائز نہیں بلکہ مناسب یہ ہے کہ رمضان المبارک میں ایسے سخت محنت کے کام نہ کیے جائیں جن کی وجہ سے روزے کی قضاء کرنے کی نوبت آئے۔ (البحر الرائق: ۲۸۲/۲، شامی: ۴۲۰/۲)

بلا عذر روزہ نہ رکھنا: شرعی عذر کے بغیر روزہ ترک کرنا ناجائز، حرام اور سخت گناہ ہے۔ (بدائع الصنائع: ۷۵/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے عذر اور بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزہ رکھنے سے بھی ایک روزے کی تلافی نہ ہوگی، اگرچہ قضاء کے طور پر عمر بھر روزے بھی رکھ لے۔ (مشکوۃ: ۱۷۷/۱، شعب الایمان: ۳۱۸/۳) یعنی اس نے قضاء روزے رکھ لیے تو فرض تو اَدا ہو جائے گا، لیکن رمضان میں روزہ رکھنے سے جتنا ثواب ملتا تھا وہ نہیں ملے گا۔

❁ بعض جی چور اور کاہل لوگ از خود فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم سے روزہ نہ رکھا جائے گا، حالانکہ رکھ کر دیکھ لیں تو آسانی سے رکھ سکیں، اس حوالے سے کسی جید عالم اور مفتی سے ضرور پوچھ لینا چاہیے۔

❁ بعض بے باک قسم کے لوگ اس گھمنڈ میں روزہ ضائع کرتے ہیں کہ وہ بعد میں فدیہ دے دیں گے۔ حالانکہ فدیہ اَدا کرنا صرف ایسے شخص کے لیے جائز ہے جو روزے رکھنے سے پہلے معذور اور آئندہ کے لیے بھی مایوس ہو۔ اگر مَرنے سے پہلے کسی وقت بھی روزہ رکھنے کی قوت آگئی، تو فدیہ معتبر نہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ افعال و اعمال سے بچو، سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے۔

نمازِ تراویح کے احکام و مسائل

نمازِ تراویح عشاء کے تابع ہے۔......نمازِ تراویح میں بیس (20) رکعت عورتوں اور مردوں کے لیے پورے مہینے سنت مؤکدہ ہے۔...... محلے کی مسجد میں تراویح کی جماعت سنتِ کفایہ ہے۔(الدر المختار:۲/۴۵)......نمازِ تراویح الگ سنت اور اس میں ختمِ قرآن الگ سنت ہے۔

❁ تراویح میں جماعت کے ساتھ دو، دو رکعت پڑھنا سنت اور افضل ہے، اور اگر چار، چار اس طرح پڑھیں کہ دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا یہ بھی مذہب صحیح کی بناء پر جائز ہے۔(بدائع الصنائع:۱/۲۸۹)

> فرمایا فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزے اور قرآن بندہ کیلئے سفارش کریں گے، چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔(بیہقی فی الشعب)

❁ نمازِ وتر تراویح کے بعد پڑھنا بہتر ہے، پہلے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

❁ رمضان میں نمازِ وتر با جماعت پڑھی جاسکتی ہے۔جس نے نمازِ عشاء اور تراویح جماعت سے نہ پڑھی ہوں، وہ وتر جماعت سے نہ پڑھے۔

❁ اگر عشاء کی نماز میں کسی ایسی غلطی کا ہونا بعد میں معلوم ہوا جس سے نماز ہی نہیں ہوئی، تو عشاء کی نماز لوٹانے کے ساتھ ساتھ تراویح کی نماز بھی لوٹائی جائے گی۔

❁ حدودِ مسجد میں تراویح کی ایک سے زائد جماعت ہونا مکروہ ہے۔البتہ اگر فرض نماز سب ایک جگہ باجماعت پڑھیں اور تراویح میں متعدد جماعتوں کی آواز نہ ٹکرائے، تو درُست ہے۔

❁ غیر مسجد میں تراویح کی جماعت سے جماعت کی فضیلت ملے گی لیکن مسجد کی جماعت میں شامل ہونا افضل ہے۔

❁ عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھ سکا تو اس کا تراویح کی جماعت میں شامل ہونا درُست ہے، البتہ ایسے شخص کا تراویح میں امام بننا مکروہ ہے، البتہ اس کے مقتدیوں کی نماز بلا کراہت درُست ہے۔

❁ کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ تراویح کی جماعت کھڑی ہوچکی ہے تو وہ پہلے عشاء پڑھے، پھر تراویح میں شریک ہو۔اس دوران رہی ہوئی تراویح وتر باجماعت کے بعد پڑھ لے۔(الدالمختار:۲/۴۴)

❁ کوئی شخص تراویح نہ پڑھ سکا بعد میں پہنچا تو وتر کی نماز کھڑی تھی اور وہ وتر کی جماعت میں شریک ہوگیا، تو اس کی وتر کی نماز درست ہوگی۔

❁ کسی مسجد کے نمازی دینداری میں ایسے ناپختہ اور لاپرواہ ہوں کہ ختمِ قرآن کی صورت میں جماعت چھوڑ کر بھاگ جائیں گے، تو آخری دس سورتوں اور چھوٹی سورتوں اور آیتوں سے تراویح کی جماعت کا اہتمام کرلیا جائے۔

❁ امام تراویح میں سورتوں کے آغاز میں بِسۡمِ اللّٰہِ جہراً نہ پڑھے بلکہ آہستہ پڑھے۔البتہ ایک مرتبہ کسی سورۃ کے شروع میں پوری بِسۡمِ اللّٰہِ بلند آواز سے ضرور پڑھ لیں۔

❁ تراویح کے بعد وتر سے پہلے اجتماعی دُعاء درُست ہے۔

❁ تراویح میں قرآن پہلے بھی ختم ہوجائے تو پھر بھی سارا مہینہ تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔(عالمگیریہ:۱/۱۱۸)

تراویح کن لوگوں کے پیچھے جائز نہیں:

❁ ڈاڑھی منڈانے والا یا ایک مشت سے کم کرنے والا فاسق ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ متبع شریعت حافظ نہ ملے تو بھی فاسق کو تراویح کا امام بنانا جائز نہیں۔(احسن الفتاویٰ:۳/۵۱۷)

بعض مساجد میں نابالغ کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھ لیتے ہیں، اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک پر ہونے کے بھی مدعی ہیں، حالانکہ حنفی مذہب میں نابالغ کی اقتداء میں فرض، سُنّت، نفل کچھ جائز نہیں۔

(ماہِ رمضان المبارک، فضائل ومسائل، جواہر الفقہ :۱/۳۸۲)

❁ اگر کسی حافظ قرآن کی عمر پندرہ سال ہو لیکن بلوغت کی علامت اس میں نہ پائی جاتی ہوں، تو اس کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھنا جائز ہے۔(شامی:۱/۶۶۸)

❁ باقاعدہ معاوضہ طے کر کے حافظ سے تراویح پڑھوانا جائز نہیں۔

مسجد میں ختمِ قرآنِ کریم پر اسراف: ختم کے دن برقی قمقموں اور رنگ برنگ کی لمبی لمبی لائٹوں سے مساجد کی سجاوٹ کی جاتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کے باعث منتظمین مسجد اس رات کو نماز باجماعت بلکہ پوری یا آدھی تراویح کی شرکت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں، بھلا قلوب کو منور کرنے والے انوارِ قرآنیہ کے سامنے اس ظاہری آرائش کی کیا ضرورت ہے؟ محققین کے نزدیک یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہے جس کے لئے شریعت میں وعیدیں آئی ہیں۔

(ماہِ رمضان المبارک، فضائل ومسائل)

❁ آج کل تراویح میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ" تین بار پڑھنے کا رواج ہے، اصح یہ ہے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے، لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔(امداد الفتاویٰ:۱/۳۰۲، احسن الفتاویٰ:۳/۵۰۹)

❁ تراویح میں ایک قرآن پاک ختم کرنا سنت ہے، اگر لوگوں کو شوق نہ ہو تو ایک سے زیادہ کلام پاک تراویح میں نہ پڑھا جائے۔(البحر الرائق:۲/۶۸)

حفاظِ قرآن کو خدمت کے نام پر ہدیے دینا: مشروط یا معروف طریقہ پر تراویح میں قرآن مجید سنانے والے حفاظ کو خدمت کے نام سے رقم دی جاتی ہے، جس کا لینا دینا ناجائز ہے۔(ماہِ رمضان المبارک، فضائل ومسائل)

❁ فرائض مسجد میں ادا کر کے دوسری جگہ تراویح کی جماعت کرانا جائز ہے، بشرطیکہ مسجد میں تراویح ہوتی ہو۔

❁ ایسا معذور قاری جو سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور وہیل چیئر پر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہو، اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔

❁ چار تراویح کے بعد اتنی ہی دیر وقفہ کرنا مستحب ہے، لیکن نمازیوں کو تنگی ہو تو اس سے کم وقفہ بھی جائز ہے اس دوران تسبیح تراویح پڑھ لی جائے:

> **یاد رکھیے!** بعض مریض شرعی عذر ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر روزہ نہیں رکھتے لیکن دوسروں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ فرض ہم پر سے اُتر گیا، جب کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جب مریض تندرست ہو جائے تو اس کی قضاء ضروری ہے۔ اور اگر مستقبل میں صحت کی اُمید نہیں تو ہر روزہ کے بدلہ فدیہ دینا ضروری ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ

پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمان کی بادشاہی والا، پاک ہے وہ عزت وعظمت والا اور رُعب، قدرت، بڑائی

وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا

اور دبدبے والا، پاک ہے وہ بادشاہ جو ایسا زندہ ہے کہ سوتا نہیں اور نہ ہی (کبھی) مَرے گا، وہ بہت ہی پاک بہت ہی مقدس ہمارا

وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ (شامی بحوالہ نمازِ حنفی)

اور فرشتوں کا اور رُوح کا پروردگار، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، ہم اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ سے پناہ حاصل کرتے ہیں۔

عورتوں کی جماعت تراویح: تراویح میں عورت کا امامت کرانا ناپسندیدہ ہے، لیکن اگر عورت حافظہ ہو اور اس کو کلامِ پاک تراویح میں سنائے بغیر یاد رکھنا ممکن نہ ہو تو قرآنِ پاک کو بھلانے کے گناہ سے بچنے کے لیے اگر بغیر کسی اعلان اور بلاوے کے حافظہ عورت صرف گھر کی عورتوں کو تراویح میں قرآنِ پاک سنائے تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، اور ایسی صورت میں حافظہ عورت مرد امام کی طرح آگے کھڑی نہ ہو بلکہ عورتوں کی صف کے بیچ میں کھڑی ہو۔

......☆......

رمضان میں شیاطین قید ہو جاتے ہیں

فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی دروازہ رمضان ختم ہونے تک نہیں کھولا جاتا ہے، اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جن میں سے کوئی دروازہ (ختم رمضان تک) بند نہیں کیا جاتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے طلب کرنے والے! آگے بڑھ، اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رُک جا۔ اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔

(ترمذی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

شاید کسی کے دِل میں یہ خیال گزرے کہ جب شیاطین بند ہو جاتے ہیں تو بہت سے لوگ گناہوں میں مبتلا کیوں رہتے ہیں؟ بات اصل یہ ہے کہ انسان کا نفس گناہ کرانے میں شیطان سے کم نہیں، جن لوگوں کو گناہوں کی خوب عادت ہو جاتی ہے، انہیں گناہوں کا چسکا پڑ جاتا ہے، شیطان کی ترغیب دیے بغیر بھی زندگی کی گاڑی گناہوں کی پٹری پر چلتی رہتی ہے۔ اور یہ بات بہت خطرناک ہے، گناہ تو انسان سے ہو ہی جاتے ہیں، مگر گناہ کا عادی بننا اور اس پر اصرار کرنا بہت ہی زیادہ خطرناک ہے۔ جہاں گناہ کرانے کیلئے شیطان کے بہکانے کی بھی ضرورت نہ پڑے، وہاں نفس کی خرابی کا کیا حال ہوگا؟

اعتکاف کے احکام ومسائل

فضیلت واہمیت: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات دے دی پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اعتکاف کرتی رہیں۔ (مشکوۃ: ۱۸۳/۱) اور فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ رمضان میں داخل ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کس لیتے اور ساری رات جاگتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے۔

❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کو ان تمام اچھے کاموں کا جو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کرسکتا ایسے ہی بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ نیکی کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو ''اعتکاف'' کہتے ہیں، رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر محلے کی ایسی مسجد جس میں نمازِ پنجگانہ باجماعت ہوتی ہے اس میں کوئی ایک بندہ اعتکاف بیٹھ گیا تو سب کی طرف سے یہ سنت اَدا ہوگئی، لیکن اگر ایک بندہ بھی اعتکاف نہ بیٹھا تو سب اہلِ محلّہ گنہگار ہوں گے۔ اعتکافِ مسنون پر دو مقبول حج کا ثواب حدیث میں آیا ہے، اور یہ شبِ قدر کو پالینے کا بہترین ذریعہ ہے، کیونکہ معتکف ہمہ وقت عبادت میں ہے۔

(احسن الفتاویٰ: ۵۰۸/۴)

شرائط: روزہ سے ہونا۔ (اعتکاف عاقل بالغ مسلمانوں کیلئے مسنون ہے، بچوں کیلئے نہیں)

❁ اعتکاف کی نیت کرنا، بلانیت مسجد میں بیٹھنے سے اعتکاف نہ ہوگا۔

❁ جنابت سے پاک ہونا، ناپاک شخص کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

❁ جس جگہ اعتکاف بیٹھے، وہ جگہ شرعی مسجد ہو۔

> **اعتکاف**
> **معتکف کو گناہوں سے روکتا ہے**
> (مشکوۃ المصابیح)

مرد کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا، اور مسجد بھی ایسی جہاں باقاعدہ نماز پنجگانہ باجماعت ہوتی ہو، ایسے مسافر خانے اور راہ گزر کی مسجد نہ ہو جہاں ہر نماز میں نمازی بدلتے رہتے ہیں بلکہ عموماً نمازی متعین ہوں اگرچہ وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو۔

عورت کے لیے اعتکاف گھر کی مسجد میں ہوگا یعنی جو جگہ بھی وہ نماز واعتکاف کے لیے متعین کرلے۔ گھر کی بجائے مسجد میں اعتکاف کرنا عورت کیلئے مکروہ ہے، اس پر کچھ ثواب نہ ہوگا۔ (عالمگیریہ: ۱۲۴/۱، مراقی الفلاح مع طحاوی: ۳۸۱، دیگر)

مسنون اعتکاف کس وقت سے شروع ہوتا ہے؟

مسنون اعتکاف میں بیٹھنے کیلئے ضروری ہے کہ ۲۰ رمضان کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہوجائے اور اعتکاف کی نیت بھی غروب سے پہلے کرلے، خواہ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے کرے یا داخل ہونے کے بعد کرے۔ اگر غروب کے بعد مسجد میں داخل ہوا، یا مسجد میں پہلے سے موجود تھا مگر نیت غروب کے بعد کی تو یہ اعتکاف مسنون نہ ہوگا، مستحب ہو

جائے گا، اس لیے کہ پورے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف نہ ہوا۔ (امداد الفتاویٰ: ۲/۱۵۴، جواہر الفقہ: ۱/۳۸۳)

مسنون اعتکاف کب ختم ہوگا؟

جب شوال کا چاند نظر آئے تو اعتکاف پورا ہو جاتا ہے۔ معتکف اگر چاہے تو اسی وقت مسجد سے گھر چلا جائے، لیکن افضل یہ ہے کہ رات مسجد ہی میں گزارے اور صبح عید کی نماز کیلئے مسجد ہی سے جائے، پھر عید کی نماز کے بعد گھر جائے۔

معتکف کیلئے مستحب امور:

- قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرے۔
- لایعنی باتوں سے اپنے کو بچائے۔
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ، حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام کے پاکیزہ حالات اور سلف صالحین کے واقعات وملفوظات کا مطالعہ کرے۔ مثلاً اُسوہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں، آسان ترجمہ قرآن، معارف القرآن، معارف الحدیث وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔
- مسائل دینیہ (اہل علم حضرات یا مستند کتب مثلاً بہشتی زیور کی مدد سے) سیکھنے پر خصوصی توجہ دے۔
- نوافل کی حتی الامکان پابندی رکھے، تمام اذکار مسنونہ پابندی سے پڑھے، دُرودشریف، کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت کرے۔ شبِ قدر کی پانچوں راتوں میں ممکن ہو تو رات بھر بیدار رہے اور انہیں مختلف قسم کی عبادت میں بسر کرے۔ دُعاء کی کثرت کرے، والدین، اعزہ واَحباب، ملک وملت، اُمتِ مسلمہ کے حق میں بھی دُعاء کرے۔ (عالمگیریہ: ۱/۲۱۲، ردالمحتار: ۲/۴۵۰)

وہ اعذار جن کی وجہ سے دورانِ اعتکاف مسجد سے نکلنا جائز ہے اور اعتکاف نہیں ٹوٹتا:

- اعذارِ طبعیہ: پیشاب، پاخانہ، غسلِ جنابت، وضو۔ معتکف ان ضروریات کے لیے اتنی دیر کے لیے مسجد سے باہر رہ سکتا ہے جتنی دیر ان کے کاموں میں لگنا ضروری ہو، بلاضرورت دیر کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔
- اگر معتکف غیر جامع مسجد میں معتکف ہے، تو نمازِ جمعہ کے لیے جامع مسجد جا سکتا ہے۔

وہ اعذار جن کی وجہ سے اعتکاف توڑ دینا جائز ہے:

- مسجد میں رہتے ہوئے معتکف کو جانی یا مالی نقصان کا اندیشہ ہو۔
- دورانِ اعتکاف ایسی بیماری لاحق ہوگئی جس کا علاج مسجد سے نکلے بغیر ممکن نہیں۔
- کسی ڈوبتے، جلتے اور ہلاک ہوتے آدمی کو بچانے یا آگ بجھانے کے لیے مسجد سے نکلنے کی ضرورت ہو۔
- ماں، باپ، بیوی اور بچوں میں سے کوئی سخت بیمار پڑ جائے اور کوئی اس کی دیکھ بھال کے لیے نہ ہو۔
- کوئی جنازہ آجائے اور کوئی دوسرا نمازِ جنازہ پڑھانے والا نہ ہو۔

اعتکاف ٹوٹ جانے کی صورت میں قضاء کیسے کی جائے؟

اعتکاف غلطی سے ٹوٹ جائے یا اُوپر کے اعذار میں سے کسی عذر سے توڑا جائے تو پورے دس دِن کے اعتکاف کی

قضاء نہیں بلکہ جس دِن اعتکاف ٹوٹا ہے اس ایک دِن کی قضاء ضروری ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ:

❁ اگر دِن میں اعتکاف ٹوٹا ہے تو صرف دِن دِن میں اعتکاف کر کے قضاء کر لے، یعنی صبح صادق سے پہلے بنیت اعتکاف مسجد میں آجائے، روزہ رکھے اور غروبِ آفتاب پر اعتکاف ختم کر دے۔

❁ اگر رات کو اعتکاف ٹوٹا ہے تو رات دِن پورے ۲۴ گھنٹے کی قضا کر لے، یعنی ایک دِن غروب سے پہلے سے لے کر دوسرے دِن غروب تک اعتکاف کر لے اور روزہ بھی رکھے۔

❁ آخری عشرے کا مسنون اعتکاف ٹوٹنے پر اگلے ہی روز اس کی قضاء کر سکتا ہے اور مسنون اعتکاف ٹوٹنے پر مسجد سے نکلنا کوئی ضروری نہیں، بقیہ ایام نفل اعتکاف کی نیت سے ٹھہرا رہے۔

> دِن میں قصداً کھا پی لیا تو روزہ کے ساتھ اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا، اور بھول کر کھانے پینے سے روزے کی طرح اعتکاف بھی نہیں ٹوٹتا۔

مفسداتِ اعتکاف:

❁ بغیر عذر شرعی مسجد کی حدود سے باہر نکل جانا۔

مسجد سے مراد خاص وہ حصہ زمین ہے جو نماز کیلئے تیار کیا گیا ہو، یعنی اندر کا کمرہ، برآمدہ اور صحن۔ باقی جو حصہ اس سے خارج ہو وہ مسجد کے حکم میں نہیں، خواہ ضروریات مسجد ہی کیلئے وقف ہو، جیسے امام کا حجرہ، مسجد سے ملحق مدرسہ، جنازہ گاہ، وضو خانہ، غسل خانہ، استنجا خانے یہ تمام جگہیں مسجد سے خارج ہیں۔ مسجد سے باہر نکلنے کا حکم تب لگے گا جب دونوں پاؤں مسجد سے باہر ہوں اور دیکھنے والے یہی سمجھیں کہ یہ مسجد سے باہر ہے، لہٰذا صرف سَر باہر نکالے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ اس لیے معتکف کو چاہیے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے متولی مسجد سے پوچھ کر مسجد کی حدود پوری طرح معلوم کر لے۔

❁ دِن میں قصداً کھا پی لیا تو روزہ کے ساتھ اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا، البتہ بھول کر کھانے پینے سے روزے کی طرح اعتکاف بھی نہیں ٹوٹتا۔

ازدواجی تعلق قائم کرنا یا شہوت کے ساتھ بوس وکنار وغیرہ کرنا: بیوی سے صحبت کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا، خواہ انزال ہو یا نہ ہو، صحبت مسجد میں کرے یا مسجد سے باہر، دن میں کرے یا رات میں، جان بوجھ کر کرے یا بھول کر۔ اور صرف بوس وکنار کرنے یا شرمگاہ کے سوا جسم کے کسی دوسرے حصہ سے مباشرت کرنے پر اعتکاف نہ ٹوٹے گا جب تک انزال نہ ہو، اور شہوت سے کسی کو دیکھنے یا دِل میں غلط تصور جمانے سے اگر انزال ہو گیا تب بھی اعتکاف نہ ٹوٹے گا اگرچہ یہ تمام کام اعتکاف میں حرام ہیں۔

❁ معتکف عورت کو حیض ونفاس آجانا۔

> سب سے افضل اعتکاف مسجد حرام کا، پھر مسجد نبوی کا، پھر مسجد اقصیٰ کا، پھر محلے یا بستی کی جامع مسجد کا (جہاں جمعہ ہوتا ہے)، پھر غیر جامع مسجد کا ہے۔

معتکف کیلئے مکروہ امور:

❁ مسجد میں اتنی جگہ گھیرنا جس سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔

غیبت وغیرہ: جو باتیں اعتکاف سے باہر حرام یا مکروہ ہیں جیسے گالم گلوچ، فضول گفتگو، غیبت وعیب جوئی،

> معتکف کو کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کیلئے نکلنا جائز نہیں، مسجد ہی میں کسی برتن میں دھولے۔

ریا کاری، کسی بدبودار چیز کا استعمال وغیرہ، دورانِ اعتکاف ان کی حرمت اور کراہت اور بڑھ جاتی ہے۔

ایسا اخبار یا رسالہ دیکھنے میں مضائقہ نہیں جو جاندار کی تصویر سے پاک ہو اور اس کے مضامین بھی درست ہوں، لیکن اخبار کا کوئی صفحہ بھی عموماً تصاویر اور جھوٹی خبروں سے پاک نہیں ہوتا، اس لیے اسے مسجد میں لانا کراہت سے خالی نہیں۔ بالخصوص اگر معتکف دینی مقتداء ہے تو عوام اس کے عمل سے غلط استدلال کریں گے۔

مسجد میں اُجرت پر تعلیم دینا: معتکف کیلئے اجرت لے کر تعلیم دینا، خواہ دینی ہو یا دُنیوی یا اجرت پر کوئی اور عمل (مثلاً سلائی، کتابت وغیرہ) کرنا۔ البتہ جو شخص مسجد کا پہرے دار اور محافظ ہو اس کیلئے اُجرت پر تعلیم کی گنجائش ہے۔

معتکف کا خاموش رہنا: بالکل خاموشی اختیار کر لینا، جبکہ اسے عبادت تصور کرے، البتہ اگر زبان کے گناہوں سے بچنے کیلئے خاموش رہے تو یہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

مسجد میں سامان لا کر بیچنا: سامان مسجد میں لا کر فروخت کرنا یا بلا ضرورت صرف تجارت اور مال بڑھانے کیلئے خرید و فروخت کرنا، خواہ سامان مسجد میں نہ لائے۔

> حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام مؤمنین سے مصافحہ کرتے ہیں، اوران کے مصافحہ کی علامت یہ ہے کہ قلب میں رقت و انابت الی اللہ، آنکھوں میں معاصی پر ندامت کی وجہ سے آنسو اور جسم پر اللہ کے خوف سے کپکپی طاری ہو جائے۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد آخر/ص ۲۳۵)

مباحاتِ اعتکاف:

یعنی وہ کام جو دورانِ اعتکاف جائز ہیں، وہ یہ ہیں:

- کھانا پینا۔
- کپڑے بدلنا۔
- برتن یا کپڑے دھونا۔
- ضرورت کی بات چیت کرنا۔
- خوشبو، تیل، سُرمہ لگانا۔
- سونا۔
- نکاح پڑھنا، پڑھوانا۔
- بلا معاوضہ قرآنِ حکیم و دینی علوم کی تعلیم دینا۔
- بال کاٹنا یا کٹوانا، بشرطیکہ بال مسجد میں نہ گریں۔
- کسی مریض کا معائنہ کرنا، دوا لکھ دینا۔
- ضرورت کے وقت مسجد میں ریح خارج کرنا۔
- مسجد کی حدود میں رہتے ہوئے کسی ریڑھی پھیری والے سے ضرورت کی چیز خرید لینا۔

آداب وہدایاتِ اعتکاف:

اعتکاف مسنون بندگی کی ایک عجیب اُدا ہے کہ ایک بندہ گویا ہر طرف سے کٹ کر اپنے محبوبِ حقیقی کی چوکھٹ پہ آ پڑا۔ اس عظیم عبادت کو زیادہ کامل اور کوتاہیوں سے پاک بنانے کیلئے دورانِ اعتکاف درج ذیل امور کا لحاظ کیا جائے:

- فضول گوئی اور مسجد کی بے احترامی سے، بہت بچا جائے۔
- زیادہ سے زیادہ اپنے وقت کو تلاوت، ذکر و تسبیح اور تعلیم و تعلم وغیرہ کے ذریعے قیمتی بنایا جائے۔
- ذکر کے ساتھ فکر کا بھی اہتمام کیا جائے۔ مثلاً یہ سوچنا کہ ہم کس کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور ہم اپنے مقصد تخلیق کو کس حد تک اُدا کر رہے ہیں؟ اللہ کی کتنی نعمتیں ہم استعمال کرتے ہیں اور کہاں تک شکر اُدا کرتے ہیں؟ لکھا ہے کہ اعتکاف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ''حرائی عبادت'' (غارِ حرا میں بیٹھ کر کی جانے والی فکر) کا ایک نمونہ ہے۔

❁ مسجد کی چاردیواری کے اندر کا سارا ایریا شرعی مسجد کے حکم میں نہیں ہوتا، اس میں تو بیت الخلاء اور جوتے اُتارنے کی جگہ بھی ہوتی ہے جو کہ مسجد نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا مسجد کی انتظامیہ سے معلوم کیا جائے کہ شرعی مسجد کی حدود کیا ہیں؟ اور پھر انہی حدود میں اپنے کو رکھنے کا پابند رکھا جائے۔

احتلام ہو جانا: احتلام ہونے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ احتلام ہونے پر معتکف کو چاہیے کہ بیدار ہوتے ہی پہلے تیمّم کر لے پھر فوری مسجد سے نکل جائے، جسے احتلام کا اندیشہ ہو اس کیلئے بہتر ہے کہ پہلے سے اپنے ساتھ کوئی ڈھیلا وغیرہ رکھ لے ورنہ مسجد کی زمین پر ہی تیمّم کر لے۔ اگر کسی ضرر کا اندیشہ ہو یا پانی ملنے میں کچھ دیر ہو یا پانی گرم ہو رہا ہو تو اسی تیمّم کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر انتظار کرے۔

❁ مسجد میں موبائل فون کا بے جا استعمال، اخبار، ناول، گھر کے بچے وغیرہ منگوانے سے بچا جائے۔

عورتوں کا اعتکاف:

❁ عورتوں کیلئے اعتکاف گھر کی مسجد میں ہوگا اور وہ اِسطرح کہ گھر میں جو جگہ نماز پڑھنے اور عبادت کیلئے بنائی ہوئی ہو اسی جگہ اعتکاف میں بیٹھ جائے اگر گھر میں نماز کیلئے کوئی مستقل جگہ بنی ہوئی نہ ہو اور کسی وجہ سے ایسی جگہ مستقل طور سے بنانا بھی ممکن نہ ہو تو گھر کے کسی بھی پاک حصے کو عارضی طور پر اعتکاف کیلئے مخصوص کر کے وہاں عورت اعتکاف کر سکتی ہے (شامی وعالمگیریہ)

❁ اگر عوت شادی شدہ ہو تو اعتکاف کے لیے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کیلئے اعتکاف کرنا جائز نہیں، لیکن شوہروں کو چاہیے کہ وہ بلاوجہ عورتوں کو اعتکاف سے محروم نہ کریں بلکہ اجازت دے دیا کریں۔

❁ اگر عورت نے شوہر کی اجازت سے اعتکاف شروع کر دیا، بعد میں شوہر منع کرنا چاہے تو اب منع نہیں کر سکتا، اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمہ اس کی تعمیل واجب نہیں۔ (عالمگیریہ)

❁ عورت کے اعتکاف کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ پاکی کی حالت میں ہو اور روزہ دار بھی ہو۔ لہٰذا اگر پاک رہنے کا غالب گمان ہو تو مسنون اعتکاف کرے، ورنہ نفلی اعتکاف کر لے۔

❁ اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کر دیا، پھر اعتکاف کے دوران پاکی کی حالت نہ رہی تو اس صورت میں جس دِن اعتکاف چھوڑا ہے صرف اس دِن کی قضاء اس کے ذمہ واجب ہوگی۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ناپاکی سے پاک ہونے کے بعد کسی دِن روزہ رکھ کر اعتکاف کر لے، اگر رمضان کے دِن باقی ہوں تو رمضان میں قضاء کر سکتی ہے۔ اس صورت میں رمضان کا روزہ ہی کافی ہو جائے گا، لیکن اگر پاک ہونے پر رمضان ختم ہو جائے تو رمضان کے بعد کسی دِن خاص طور پر اعتکاف ہی کے لیے روزہ رکھ کر ایک دِن کے اعتکاف کی قضاء کر لے۔ (حاشیہ بہشتی زیور: ۶۱/۳)

❁ عورت نے گھر کی جس جگہ اعتکاف کیا ہو وہ اس کیلئے اعتکاف کے دوران مسجد کے حکم میں ہے، وہاں سے شرعی ضرورت کے بغیر ہٹنا جائز نہیں، وہاں سے اُٹھ کر گھر کے کسی اور حصے میں بھی نہیں جا سکتی، اگر جائیگی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

❁ جن ضروریات کی وجہ سے مردوں کے لیے مسجد سے نکلنا جائز ہے ان میں عورتوں کے لیے بھی جائز ہے، اور جن کاموں کے لیے مردوں کو مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں ان کے لیے عورتوں کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔

اسلئے عورتوں کو چاہیے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے ان تمام مسائل کو اچھی طرح سمجھ لیں جو بیان کیے گئے ہیں۔

❁ عورتیں اعتکاف کے دوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سینے پرونے کا کام کر سکتی ہیں، گھر کے کاموں کے لیے دوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اُٹھ کر نہ جائیں، نیز بہتر یہ ہے کہ اعتکاف کے دوران ساری توجہ تلاوت، ذکر، تسبیحات اور عبادت کی طرف رہے، دوسرے کاموں میں زیادہ وقت صرف نہ کریں۔ (احکامِ اعتکاف، شیخ الاسلام مدظلہٗ)

......☆......

روزہ آسان ہونے کے تین کام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین کام کرے، وہ آسانی سے روزہ رکھ لے گا:

■ کھانا کھانے کے بعد پانی پیئے (مگر پیاس کے غلبہ میں پہلے ہی بہت سا پانی نہ پی جائے جس سے بڑا نقصان ہوتا ہے)۔

■ سحری کا کھانا کھائے۔

■ قیلولہ (یعنی دوپہر کو ذرا آرام) کرے۔ (گلزارِ سنت)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ماہ رمضان کی عبادات کا اثر تمام سال رہتا ہے

حکیم الامت مجدد الملت شیخ المشائخ حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ:

اس ماہ مبارک میں ہر قسم کے گناہوں کو ترک کرنا چاہیے خواہ یہ گناہ ہاتھ کے ہوں یا پیر کے، آنکھ کے ہوں یا کان کے، زبان کے ہوں یا قلب کے۔ اور یوں تو گناہوں کا ترک اس ماہ کیلئے خاص نہیں وہ ہر وقت ہی بچنے کی چیز ہے مگر اس ماہ میں اتنا اور ہے کہ جیسے اعمال صالحہ پر اجر اور ثواب زیادہ ہوتا ہے گناہ پر سزا بھی زیادہ ہے۔ (ندائے رمضان)

تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ عبادت کا اثر اس (ماہ) کے بعد گیارہ مہینے تک رہتا ہے جو کوئی اس میں کوئی نیکی بہ تکلف کر لیتا ہے اس کے بعد اس پر بآسانی قادر ہو جاتا ہے۔ اور جو کوئی کسی گناہ سے اس میں اجتناب کر لے تمام سال بآسانی اجتناب کر سکتا ہے اور اس مہینہ میں معصیت سے اجتناب کرنا کچھ مشکل نہیں، کیونکہ یہ بات (حدیث سے) ثابت ہے کہ شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔ پس جب شیاطین قید ہو گئے تو معاصی آپ ہی کم ہو جائیں گے محرک کے قید ہونے کی وجہ سے۔ اور یہ لازم نہیں آتا کہ معاصی بالکل مفقود ہو جائیں کیونکہ دوسرا محرک نفس باقی ہے اس مہینہ میں وہ معصیت کرائے گا مگر کم اثر ہوگا کیونکہ ایک ہی محرک رہ گیا اس میں ایک مہینہ کی مشقت گوارا کر لی جائے کوئی بات نہیں۔ غرض اس ماہ میں ہر عضو کو گناہ سے بچایا جائے۔ (برکاتِ رمضان)

شبِ قدر

شبِ قدر میں ربّ تعالیٰ کی خاص توجہ اور چار بدنصیب محروم:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شبِ قدر میں اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ روئے زمین پر بھیجتے ہیں، جب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سربراہی میں روئے زمین پر اُترتے ہیں تو ان کے ساتھ ایک جھنڈا ہوتا ہے جسے حضرت جبرئیل علیہ السلام کعبہ کے اُوپر کھڑا کر دیتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے سو بازوؤں میں سے صرف دو بازو کھولتے ہیں جس سے مشرق اور مغرب دونوں ہی ڈھک جاتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! آج کی رات جو مسلمان خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو، اس کو سلام کریں اور مصافحہ بھی کریں اور ان کی دُعاؤں پر آمین کہیں۔ صبح تک یہی حالت رہتی ہے۔ جب صبح ہو جاتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! چلو اَب کوچ کرو۔ فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے روزے داروں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے ان پر خصوصی توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ باقی سب کی مغفرت فرمادی"۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ چار بدنصیب شخص کون ہیں جن کی شبِ قدر میں بھی مغفرت نہیں ہوئی؟ ارشاد فرمایا: "وہ چار شخص یہ ہیں، ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو، دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرتا ہو، تیسرا وہ شخص جو قطع تعلقی کرتا ہو، چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھتا ہو"۔ (الترغیب والترہیب)

یہ بدنصیب لوگ بھی بانصیب لوگ بن سکتے ہیں، کیونکہ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ: بندہ جب اپنے گناہوں کو دیکھتے ہوئے اللہ کے حضور ندامت کے آنسو بہاتا ہے تو اللہ پاک کی رحمت جوش میں آجاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"ہم اپنے بندے کے گناہوں کو معاف ہی نہیں فرماتے بلکہ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادیتے ہیں"۔

شبِ قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ پانچوں طاق راتوں میں زیادہ سے زیادہ آخرت کی کمائی کرنے کی فکر کرنی چاہیے جس میں صدقہ وخیرات کے علاوہ تلاوت، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کا وِرد، دُرود شریف، استغفار، نوافل (مثلاً نمازِ توبہ، نمازِ حاجت اور نمازِ تسبیح وغیرہ) کی کثرت کی جائے۔ اور جس شخص کی فرض نمازیں رَہ گئی ہوں تو وہ نوافل کی بجائے ان کی قضاء کی فکر کرے۔

شبِ قدر کی دُعاء:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ارشاد فرمایئے کہ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ فلاں رات شبِ قدر ہے، تو میں کیا دُعاء کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دُعاء کرو:

شبِ قدر اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو عطا فرمائی، پہلی اُمتوں کو یہ نہیں دی گئی۔ (فضائل قرآن:۵۸)

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

''اے اللہ! آپ درگزر فرمانے والے ہیں اور درگزر کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھ سے درگزر فرمائیے''۔

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ:

مسئلہ: نمازِ تسبیح نفل نماز ہے اور نوافل کی جماعت مکروہ ہے اور عورتوں کی الگ جماعت تو ویسے ہی مکروہ ہے، وہ باجماعت نماز تسبیح پڑھیں تو مکروہ دَر مکروہ تو ہوگا ہی نیز اور بہت سے مفاسد (بے پردگی وغیرہ) کا مجموعہ بھی ہے۔ نمازِ تسبیح میں تسبیحات کو زبان یا ہاتھوں سے گن نہیں سکتے صرف اُنگلیاں دَبا کر شمار کر سکتے ہیں۔ کسی رُکن میں تسبیح 10 مرتبہ پڑھنا بھول جائیں تو اسی رکعت کے آخری رُکن میں اس کمی کو پورا کرلیں۔

ارکان نماز (جن میں یہ تسبیح پڑھنی ہے)		پہلا طریقہ	دوسرا طریقہ
قیام	سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کے بعد قرأت سے پہلے	X	15 مرتبہ
	قرأت کے بعد رُکوع سے پہلے	15 مرتبہ	10 مرتبہ
رُکوع	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم (3 مرتبہ) کے بعد	10 مرتبہ	10 مرتبہ
قومہ	رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کے بعد کھڑے ہوکر	10 مرتبہ	10 مرتبہ
پہلا سجدہ	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (3 مرتبہ) کے بعد	10 مرتبہ	10 مرتبہ
	دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے ہوئے	10 مرتبہ	10 مرتبہ
دوسرا سجدہ	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (3 مرتبہ) کے بعد	10 مرتبہ	10 مرتبہ
دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر (دوسر، چوتھی رکعت میں التحیات سے پہلے)		10 مرتبہ	X
ایک رکعت میں کل تعداد		75	75
چار رکعت میں کل تعداد		75 x 4 = 300	

چھوٹی صلوٰۃ التسبیح

بعض احادیث میں ایک اور صورت بھی مذکور ہے جو دینی اور دُنیاوی مقاصد پورے ہونے کے لیے مجرب ہے اور مشائخ نے اس کا نام ''چھوٹی صلوٰۃ التسبیح'' رکھا ہے۔ حضرت اُمّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند کلمات سکھائے جن کو وہ نماز کے اندر پڑھ لیں، تو جو دُعاء مانگیں وہ قبول ہوگی۔ وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہ دس مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دس مرتبہ، اَللّٰہُ اَکْبَر دس مرتبہ۔ (رواہ احمد)

فائدہ: اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں دس دس مرتبہ جن جن کلمات کو پڑھنے کا ذکر آیا ہے نماز کے اندر ان کی کوئی خاص جگہ حدیث شریف میں مقرر نہیں ہے اور علماء اور مشائخ سے منقول ہونا بھی نظر سے نہیں گزرا، اسلئے نمازی کو اختیار ہے کہ نماز کے

جس رُکن میں چاہے ان کلمات کو پڑھ لے یا التحیات کے آخر میں پڑھ لے۔ (خلاصہ از نجات المسلمین، مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ)

جو لوگ بڑی صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں یا اس کے پڑھنے کی فرصت نہ ہو، آسانی سے چھوٹی صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں بلکہ روزانہ پڑھ سکتے ہیں اور پھر اپنی بخشش اور دیگر اچھے مقاصد میں کامیابی کی دُعاء مانگ سکتے ہیں۔

الوداع رمضان المبارک کا طریقہ

عام لوگوں کیلئے یہ طریقہ لکھا گیا ہے تاکہ ماہِ رمضان کا اختتام رُجوع اِلی اللہ و تحائف کے ساتھ کریں:

جس روز ماہِ شوال کا چاند نظر آنے کی توقع ہو، افطاری سے پہلے اللہ کریم کا خوب ذکر کریں، گڑگڑا کر اللہ کریم کے حضور دُعاء مانگیں، پھر افطاری کے بعد مغرب کی نماز کے بعد بیٹھ کر دُرود شریف پڑھیں اور تصور کریں کہ میں اللہ کی طرف سے آنے والے مہمان "ماہِ رمضان" کو الوداعیہ تحفہ پیش کر رہا ہوں۔ ۲۹ رمضان المبارک گزرنے پر اگر چاند کا اعلان نہ ہو تو یہی عمل ۳۰ رمضان کو کریں۔ (اس طریقہ کو مسنون و ضروری نہ سمجھا جائے)۔

کچھ نہ حسنِ عمل کر سکا ہوں　　نذر چند اَشک مَیں کر رہا ہوں

بس یہی ہے میرا کل اثاثہ　　الوداع الوداع ماہِ رمضان

کیسے معلوم ہوگا کہ روزے قبول ہوئے یا نہیں؟

صالحین اور صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر رمضان المبارک گزر جانے کے بعد تمہارے اعمال میں مثبت تبدیلی آ گئی ہے، نیک اعمال کی طرف رُغبت برقرار ہے، تو سمجھو روزے قبول ہوگئے۔ اس لیے رمضان المبارک کو پورے آداب و سنن کے ساتھ گزارنا چاہیے، ان شاء اللہ العزیز محنت رائیگاں نہیں ہوگی۔

......☆......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کا یقین رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور جس نے رمضان (کی راتوں میں) ایمان کے ساتھ اور ثواب کا یقین رکھتے ہوئے قیام کیا (تراویح اور نفل میں مشغول رہا) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور جس نے شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھتے ہوئے قیام کیا (تراویح، نوافل، تلاوت، ذکرِ الٰہی اور دعا میں مشغول رہا) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح)

فرمایا فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کیلئے (حرام کھانے یا حرام کام کرنے یا غیبت وغیرہ کرنے کی وجہ سے روزہ کا ثمرہ بجز بھوک) پیاس کے علاوہ کچھ نہیں، اور بہت سے تہجد گزار (شب بیدار) ایسے ہیں جن کیلئے (ریاکاری کی وجہ سے بیداری کا بدلہ سوائے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔ (ابن ماجہ، نسائی، دارمی)

شبِ عید کی فضیلت

❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے دونوں عیدوں (عیدالفطر، عیدالاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے عبادت کی، تو اس کا دِل اس (قیامت کے ہولناک) دِن نہ مَرے گا جس دِن لوگوں کے دِل (خوف وہراس اور گھبراہٹ کی وجہ سے) مُردہ ہو جائیں گے''۔ (رواہ ابن ماجہ)

❀ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے چار راتوں کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھا اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے: ❶ ترویہ (۸/ذی الحجہ)، ❷ عرفہ (۹/ذی الحجہ)، ❸ عیدالاضحیٰ کی رات، ❹ عیدالفطر کی رات۔

چاندرات، انعام کی رات ہے:

عیدالفطر کی رات جسے ہمارے ہاں ''چاندرات'' سے یاد کیا جاتا ہے یہ رات آسمانوں پر ''**لیلۃ الجائزہ**'' (انعام کی رات) سے موسوم ہوتی ہے، اس لیے کہ یہ رات اور اگلا دِن یعنی عید کا دِن یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان مسلمانوں کی مزدوری اور انعام ملنے کے اوقات ہیں جنہوں نے رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں اللہ کی خوشنودی والے اعمال کیے۔ اب سمجھداری کی بات تو یہ ہے کہ مزدور کو جب مزدوری ملنے کا وقت آ جائے تو وہ کوئی ایسا کام نہ کرے کہ جس سے وہ اپنے مالک سے مزدوری اور انعام حاصل کرنے کی بجائے اس کی ناراضگی کا مستحق بن جائے۔

اَب ہم اپنے حالات کا جائزہ لیں کہ کہیں ہم تو اس ناسمجھی میں نہیں لگے ہوئے جو ہماری محرومی کا ذریعہ بن جائے۔ جتنی یہ قیمتی رات ہے اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ رمضان المبارک کی طرح اس میں بھی خوب عبادت کا اہتمام کیا جائے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیا جائے کہ آخری رات ہے اس کے بعد مقدس راتوں کا وہ تسلسل ٹوٹ جائے گا جو پہلے سے قائم تھا اور یہ انعام ملنے کی رات ہے لیکن ہوتا کیا ہے؟ کہ جیسے ہی چاند کی خبر ملتی ہے آتش بازی، موسیقی سے اس کی خوشی کے اظہار کی ابتداء کی جاتی ہے اور بازاروں، چوکوں اور چوراہوں کی رونقیں عروج پر ہوتی ہیں اور مساجد کی رونقیں اسی رات سے ختم ہوتی نظر آ جاتی ہیں عوام کا تو پوچھنا ہی کیا بہت سے خواص دیندار قسم کے لوگ بھی نمازِ عشاء اور رات کی نفلی عبادت کو بازاروں میں خریداری اور دوست احباب کے ساتھ گپ شپ کی نظر کر دیتے ہیں اور بعض حضرات رمضان کے تھکے ماندے اس رات میٹھی نیند سوتے ہیں، حالانکہ جب اللہ جل شانہٗ بندوں کو اس رات نوازنا چاہتے ہیں تو بندوں کو بھی اس رات کی بے حد قدر کرنی چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ثواب کی نیت سے دونوں عیدوں کی راتوں میں جاگے (اور عبادت میں مشغول رہے) اس کا دِل اس دِن نہ مَرے گا جس دِن سب کے دِل مَر جائیں گے (یعنی فتنہ فساد کے وقت جب لوگوں کے قلوب پر مردنی چھاتی ہے اس کا دِل زندہ رہے گا ممکن ہے کہ صور پھونکے جانے کا دِن مراد ہو کہ اس کی رُوح بے ہوش نہ ہوگی)۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس رات میں اللہ کی عبادت میں مشغول رہے، ذکر، تلاوت، تسبیحات اور استغفار کا اہتمام کرے، ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے، اگر زیادہ عبادت کا موقع نہ ملے تو مغرب، عشاء اور فجر کی نماز اپنے اپنے وقت پر پڑھے اور درمیان میں کوئی گناہ نہ کرے۔

عیدالفطر کے دِن کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عید الفطر کا دِن ہوتا ہے تو ملائکہ گلیوں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور ندا دیتے ہیں اے مسلمانو! اس رَبّ کریم کی طرف چلو جو بہت خیر کی توفیق دیتا ہے پھر اس پر خوب ثواب دیتا ہے۔ اے بندو! تمہیں رات کی تراویح کا حکم دیا گیا تم نے تراویح کو پڑھا، تمہیں دِن کے روزوں کا حکم دیا گیا تم نے روزے رکھے اور تم نے رَبّ کی اطاعت کی، لہٰذا (آج) تم اپنے انعامات لے لو۔ پھر جب لوگ نماز سے فارغ ہو جاتے ہیں، تو ایک منادی ندا دیتا ہے: ''تمہارے ربّ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے، اپنے گھروں کی طرف ہدایت لے کر لوٹ جاؤ'' ۔(الترغیب والترھیب)

عباداتِ رمضان کی تکمیل پر شکرانہ اور اظہارِ مسرت کے لیے ''عید الفطر'' ہے، جس میں دو کام کرنے کے ہیں:

......ایک صدقہ فطر کی ادائیگی کر کے مفلوک الحال افراد کو بھی عید کی خوشیوں میں شریک کرنا۔

......دوسرے اللہ کے سامنے نمازِ عید کی صورت میں سجدہ شکر بجالانا۔

نماز عید کی جگہ

سنت یہ ہے کہ نماز عید کھلے میدان میں ادا کی جائے۔ بارش وغیرہ کے عذر کے علاوہ مسجد میں ادا نہ کی جائے تاہم مسجد میں ادا کرنے سے بھی ادا ہو جاتی ہے۔

عید کے دِن کے مسنون اعمال:

- صبح جلد بیدار ہونا۔
- مسواک کرنا۔
- بال اور ناخن وغیرہ صاف کرنا۔
- غسل کرنا۔
- اپنے پاس جو کپڑے موجود ہیں ان میں سے جو اچھے اور خوبصورت ہوں وہ پہننا۔
- عمامہ اور جبہ وغیرہ ہو تو پہننا۔
- خوشبو لگانا۔
- نمازِ عید الفطر کیلئے آنے سے پہلے کوئی چیز کھانا (کھجور یا کوئی میٹھی چیز جو میسر ہو اس کا کھانا افضل ہے)۔
- نمازِ عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا (جس پر واجب ہو)۔
- نمازِ عید کیلئے جلدی گھر سے چلنا۔
- عید گاہ پیدل جانا مستحب ہے (عید گاہ زیادہ دُور ہو تو سواری پر آنے میں بھی مضائقہ نہیں)، واپسی پر پیدل آنا مستحب نہیں، سوار ہونے کی بھی گنجائش ہے۔

عید کارڈ کئی قباحتوں اور بُرائیوں کا مجموعہ ہے اس سے بھی بچنا چاہیے۔

- پست (آہستہ) آواز سے تکبیر تشریق پڑھنا، یعنی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

- عید گاہ آتے جاتے راستہ بدلنا۔
- نمازِ فجر کے بعد نمازِ عید تک کسی قسم کے نفل نہیں پڑھنے چاہئیں، نہ عید گاہ میں اور نہ عید گاہ کے علاوہ کسی اور جگہ میں۔ البتہ نمازِ عید کے بعد زوال (سورج ڈھلنے سے پہلے پہلے) عید گاہ کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھے جا سکتے ہیں۔
- اَحباب سے ملاقات کرنا اور اظہارِ مسرت کرنا، ملنے والوں کو مبارکباد دینے میں بھی مضائقہ نہیں۔
- اپنی ہمت کے مطابق عام دِنوں سے زیادہ صدقہ وخیرات کرنا، غرباء کی دِلجوئی کرنا اور انکو خوشی میں شریک رکھنا۔

❁ بچوں کی تحسین وتزئین کرنا، لیکن اس مقصد کیلئے ناجائز طریقہ اختیار کرنا یا اسراف وفضول خرچی کرنا جائز نہیں۔

نمازِ عید کا طریقہ:

نمازِ عید ہر عاقل بالغ غیر معذور مسلمان پر واجب ہے اور اس کے لیے وہی شرائط ہیں جو نمازِ جمعہ کے لیے ہیں، نمازِ عید مسجد کی بجائے کھلے میدان میں آبادی سے باہر پڑھی جانا سنت ہے، ایک شہر یا بستی میں ایک سے زائد مقامات پر عید کی نماز پڑھی جاسکتی ہے، نمازِ عید کے لیے اذان واقامت نہیں۔

نمازِ عید عام دو رکعت نفل نماز کی طرح ہے، البتہ ایک اضافہ ہے یعنی چھ زائد تکبیروں کا: تین پہلی رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے وہ اسطرح کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء، پھر دو تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیے جائیں اور تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیے جائیں اور حسب معمول رکعت مکمل کی جائے۔ اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رُکوع سے پہلے تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیے جائیں اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رُکوع میں چلے جائیں اور حسب معمول رکعت مکمل کریں۔

خطبہ عید پڑھنا سنت ہے اور اس کے سننے کے لیے ٹھہرنا بھی سنت ہے، مگر جو سننے کے لیے ٹھہر جائے تو پھر اس پر خطبہ سننا واجب ہے۔ (شرح تنویر)

......☆......

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ بندوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جو اپنا کام پورا کردے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ایسے مزدور کا بدلہ یہ ہے کہ اس کی مزدوری پوری دے دی جائے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! یہ میرے بندے اور بندیاں انہوں نے میرے فریضے کو پورا کردیا ہے، پھر فریاد کرتے ہوئے (عیدگاہ کی طرف) نکل آئے ہیں۔ میری عزت، میرے جلال، میرے کرم، میری بلند شان اور میرے عالی مقام کی قسم! میں ان کی دعاء کو ضرور قبول کروں گا۔ پھر حق تعالیٰ فرماتے ہیں جاؤ! میں نے تمہیں معاف کردیا ہے اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان (عیدگاہ سے) اس حالت میں واپس ہوتے ہیں، کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ (بیہقی)

عموماً عید کی رات جس کی فضیلت پہلے بیان کی جاچکی ہے فضول لغویات، بلکہ گناہوں میں برباد ہوجاتی ہے، بازاروں میں گھوم کر رات گزار دی جاتی ہے جہاں بے پردگی لغویات گانے بجانے کا سیلاب ہوتا ہے۔ اس رات میں نیک کام کرنے چاہیے، یا کم از کم گناہوں سے بچنا تو بہت ضروری ہے۔ عشاء اور فجر کی جماعت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

صدقۃ الفطر کے احکام ومسائل

صدقۂ فطر کا مقصد: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کیلئے اور مساکین کی روزی کیلئے مقرر فرمایا۔(ابوداؤد)

❁ عید الفطر کی صبح جو شخص ساڑھے باون تولہ (613 گرام) چاندی کی مالیت کے برابر سونا، چاندی یا ضروریاتِ اصلیہ سے زائد نقد رقم، گھریلو ساز وسامان، مکان وغیرہ کا مالک ہو تو اس پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر واجب ہے۔ صدقۂ فطر کے واجب ہونے کے لیے سونا، چاندی اور نقد رقم کے علاوہ ساز وسامان کے لیے مالِ تجارت ہونا شرط نہیں بلکہ ملکیت میں موجود غیر تجارتی ضرورت سے زائد سامان (مثلاً گھر میں رکھا ہوا پرانا فرنیچر وغیرہ) ہونا بھی کافی ہے۔

(شامی:۲/۹۸، ۳۵۸۔۳۶۰، عالمگیری:۱/۱۹۱۔۱۹۳، ہدایہ:۱/۱۹۰)

اور ضرورتِ اصلیہ سے مراد رہنے کا گھر، پہننے کا کپڑا، استعمال کی گاڑی اور ضرورت کا سامان جو ہر وقت کام میں آتا ہے یا گاہے گاہے کام میں آتا ہے، سب ضرورت اور حاجاتِ اصلیہ میں داخل ہیں۔(شامی:۲/۲۶۲، البحر الرائق:۲/۲۵۲)

❁ کسی شخص کے پاس صدقۂ فطر کے وجوب کے لیے کافی سامان یا پیسہ ہے لیکن وہ مقروض ہے، تو قرض کو منہا کر کے دیکھا جائے گا، اگر پھر بھی صدقۂ فطر کے قابل مال اس کے پاس بچتا ہے تو صدقۂ فطر واجب ہے ورنہ نہیں۔

❁ اگر کسی مال دار آدمی نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے، تو اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے، اَدا نہ کرنے کی صورت میں گناہگار ہوگا۔(ردالمحتار:۲/۳۶۱، الجواہر النیرۃ:۱/۱۶۳)

❁ اگر کوئی شخص صاحب نصاب نہیں، غریب اور فقیر ہے، تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں۔ ہاں اگر خوشی سے صدقۂ فطر اَدا کرنا چاہے تو اَدا کرسکتا ہے ثواب ملے گا۔(صحیح مسلم:۱/۳۳۲) حدیث شریف میں ہے کہ اگر فقیر صدقۂ فطر اَدا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ عنایت فرماتا ہے جتنا اس نے صدقۂ فطر کے طور پر دیا ہے۔(مظاہر حق جدید:۲/۵۸)

صدقۂ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟ صدقۂ فطر عید الفطر کے دِن کی صبح صادق طلوع ہونے پر واجب ہوتا ہے، عید الفطر کی نماز سے پہلے اَدا کرنا بہت زیادہ فضیلت کی بات ہے لیکن عید کے دِن سے زیادہ تاخیر کرنا خلافِ سنت اور مکروہ ہے۔ صدقۂ فطر رمضان میں بھی اَدا کیا جاسکتا ہے لیکن رمضان سے پہلے اَدا نہ کرے۔ جو شخص فجر کا وقت آنے سے پہلے فوت ہوگیا یا فقیر ہوگیا، تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں۔ اور جو فقیر صبح صادق کے بعد مال دار ہوا، اس پر بھی صدقۂ فطر اَدا کرنا واجب نہیں۔(عالمگیری:۱/۱۹۲، شامی:۲/۳۶۷)

❁ اگر کسی نے نمازِ عید الفطر سے پہلے صدقۂ فطر اَدا نہ کیا تو وہ معاف نہیں ہوا بلکہ بعد میں ادا کرنا ضروری ہے، ورنہ آخرت میں گرفت ہوگی۔(عالمگیری:۱/۱۹۲)

اولاد کی طرف سے صدقہ فطر اَدا کرنا: صدقۂ فطر اپنی اور نابالغ اولاد کی طرف سے اَدا کرنا واجب ہے،

صدقۂ فطر دیتے وقت اچھی طرح دیکھ لیا جائے کہ ہم جس کو فطرانہ دے رہے ہیں وہ مستحق بھی ہے یا نہیں؟

نابالغ اولاد اگر مال دار ہو تو ان کے مال سے اَدا کرے۔ بالغ اولاد میں کوئی مجنون ہو تو اس کی طرف سے بھی واجب ہے۔ بالغ اولاد کی طرف سے باپ پر صدقہ فطر اَدا کرنا واجب نہیں ہے، باقی اَدا کر دیں گے تو ان پر یہ احسان ہوگا۔ ہاں اگر بالغ لڑکا صاحب نصاب نہیں، تو اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے۔ جو بچہ صبح صادق سے پہلے صبح صادق کے وقت پیدا ہوا، اس کی طرف سے صدقۂ فطر اَدا کرنا مال دار باپ پر واجب ہے، اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا تو واجب نہیں۔

(شامی:۳۶۱/۲، عالمگیری:۱۹۲/۱، ۱۹۳، ھدایہ:۱۹۰/۱)

❁ مال دار بیوی کی طرف سے صدقہ فطر اَدا کرنا بھی واجب نہیں، وہ خود ادا کرے۔ ہاں اگر شوہر اس کی طرف سے اَدا کردے تو اَدا ہو جائے گا۔

صدقۂ فطر کن کن چیزوں سے دیا جاسکتا ہے؟ اور ان کی مقدار

صدقۂ فطر کی اَدائیگی چار اجناس سے کی جاسکتی ہے: گندم (اگر آٹا ہو تو دو کلو دیا جائے)، جو، کھجور اور کشمش۔ یا ان چیزوں کی قیمت دی جاسکتی ہے۔ قیمت دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز خرید سکے۔ (عالمگیری:۱۹۱/۱)

نام اشیاء	مقدار	نام اشیاء	مقدار
گندم	نصف صاع (پونے دو کلو، اَحتیاطاً دو کلو)	کشمش	ایک صاع (ساڑھے تین کلو)
کھجور	ایک صاع (ساڑھے تین کلو)	جَو	ایک صاع (ساڑھے تین کلو)

ہر سال بازار میں رائج الوقت قیمت کا اعتبار کر کے صدقہ فطر اَدا کیا جائے۔ (شامی:۳۶۴/۲، ۳۶۶، عالمگیری:۱۹۱/۱)

صدقۂ فطر کا مصرف:

جس پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بقدر مال یا ضرورت سے زیادہ سامان نہ ہو، شریعت کے نزدیک اسے فقیر کہا جاتا ہے، ایسے فقراء اور مساکین کو زکوٰۃ اور صدقۂ فطر دے سکتے ہیں یعنی زکوٰۃ اور صدقۂ فطر دونوں کے مصرف ایک ہی ہیں، البتہ ایک فرق یہ ہے کہ غریب غیر مسلم کو صدقۂ فطر دینا جائز ہے زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (تحفۂ خواتین، عالمگیری:۱۸۸/۱، ۱۹۲، ۱۹۴، شامی:۳۵۱/۲)

❁ ایک صدقۂ فطر ایک آدمی کو دینا یا ایک صدقۂ فطر متعدد فقیروں میں تقسیم کر دینا یا ایک آدمی کو ایک سے زیادہ صدقۂ فطر دینا، یہ تمام صورتیں جائز ہیں۔ (شامی:۳۶۴/۲، عالمگیری:۱۹۳/۱، تحفۂ خواتین)

❁ اپنی اولاد کو، ماں باپ کو، نانا نانی دادا دادی کو، شوہر بیوی کو یا بیوی شوہر کو زکوٰۃ اور صدقۂ فطر نہیں دے سکتے، البتہ دوسرے رشتہ دار مثلاً بھائی، بہن، چچا، ماموں، خالہ وغیرہ کو دے سکتے ہیں۔ ان کو دینے سے ثواب دُہرا ہوتا ہے، کیونکہ اس میں صلہ رحمی بھی ہوتی ہے۔ (تحفۂ خواتین)

❁ اپنے غریب نوکروں کو بھی دے سکتے ہیں، مگر ان کی تنخواہ میں لگانا دُرست نہیں ہے۔ (تحفۂ خواتین)

❁ دینی مدارس کے غریب طلباء کو فطرہ دینا سب سے زیادہ ثواب ہے، کیونکہ اس صورت میں فطرہ کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ صدقۂ جاریہ کا ثواب ملتا ہے۔ (شامی:۳۵۴/۲)

❁ فطرہ کی رقم سے مسجد، مدرسہ، ہسپتال، ہسپتال کی مشینریاں یا آفس، راستہ وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے۔
(شامی:۱۸۸/۱، ۱۹۴_۳۴۴/۲)

❁ امام کو تنخواہ اور اُجرت کے طور پر فطرہ دینا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر امام غریب ہے زکوٰۃ کا مستحق ہے، تو بلا شرط دینے کی اجازت ہوگی۔ (عالمگیری:۱۹۴/۱، شامی:۳۳۹/۲)

❁ اگر نابالغ بچے غریب اور سمجھدار ہوں، تو ان کو صدقۂ فطر دینا جائز ہے۔ اور اگر سمجھدار نہیں یا مال دار ہیں، تو دینا جائز نہیں۔ (خلاصۃ الفتاویٰ:۲۴۲/۱، شامی:۳۵۶/۲)

❁ سیّد کو صدقۂ فطرہ دینا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر سیّد کو فطرہ دے گا، تو فطرہ اَدا نہیں ہوگا۔ (عالمگیری:۱۸۹/۱) البتہ فطرہ غریب سیّد کو حیلہ کر کے دینا جائز ہوگا اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کسی غریب کو یہ کہہ کر فطرہ دیا جائے کہ فطرہ فلاں سیّد کو دینا تھا مگر وہ سیّد ہے اس لیے اس کو فطرہ دینا جائز نہیں لہٰذا آپ کو فطرہ دیتے ہیں، اگر آپ اس کو اپنی طرف سے ہدیہ کر دیں گے تو اس پر احسان ہوگا اور وہ غریب آدمی فطرہ لے کر سیّد کو دے دے تو سیّد کے لیے وہ رقم لینا اور استعمال کرنا جائز ہو گا۔ (مشکوٰۃ:۱۶۱)

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ نفل روزے شوال (یعنی عید) کے مہینے میں رکھ لیے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا، اگر ہمیشہ ایسا ہی کرے گا تو) گویا اس نے ساری عمر کے روزے رکھ لیے“۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ)

چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نیکی کا ثواب دس گنا مقرر فرمایا ہے، اس لیے جب کسی نے رمضان کے تیس روزے رکھے اور چھ روزے (شوال کے) اور رکھ لیے تو یہ چھتیس (36) روزے ہوگئے، چھتیس کو دس سے ضرب دینے سے تین سو ساٹھ (360) ہو جاتے ہیں۔ قمری حساب سے ایک سال تین سو ساٹھ دِن کا ہوتا ہے، لہٰذا چھتیس روزے رکھنے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین سو ساٹھ روزے شمار ہوں گے اور اس طرح پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا۔ اگر ہر سال کوئی شخص ایسا کر لیا کرے، تو وہ ثواب کے اعتبار سے ساری عمر روزے والا مان لیا جائے گا، اللہ اکبر! بے انتہاء رحمت اور آخرت کی کمائی کے اللہ پاک نے کیسے بیش بہا مواقع دیے ہیں۔ (مسلم:۳۶۹/۱، تحفۂ خواتین:۲۵۷)

یاد رکھیے! شوال کے چھ روزے مسلسل رکھیں یا متفرق طور پر، چاہے عید کے دِن کے بعد رکھیں یا پورے مہینے میں کسی بھی دِن، تمام صورتیں صحیح ہیں۔ عید کے فوراً بعد شروع کرنے کو لازمی سمجھنا غلط ہے۔ (شامی:۴۳۵/۲، تحفۂ خواتین:۲۵۷)

......☆......

رمضان شریف کے متعلق خصوصی ہدایات

......(از: شیخ المشائخ قطب العالم محی السنہ حضرت مولانا الشاہ ابرار الحق ہردوئی رحمہ اللہ تعالیٰ)......

(۱) کلمہ طیبہ۔ (۲) کثرت استغفار۔ (۳) جنت کا سوال۔ (۴) دوزخ سے پناہ مانگنا۔

(۵) تلاوتِ کلام پاک جس قدر ہو سکے، دُرُود شریف کم از کم تین سو مرتبہ زیادہ جس قدر ہو سکے بہت ہی اچھا ہے۔

(۶) تکبیر اُولیٰ بالخصوص جماعت کا بہت زیادہ اہتمام کرنا۔

(۷) تراویح کیلئے عشاء کی جماعت کے وقت سے قبل حاضر رہنا۔

(۸) اوقاتِ فرصت کو مسجد میں بہ نیت اعتکاف گزارنا۔ ۹) حسبِ گنجائش صدقہ وخیرات کرنا۔

(۱۰) فضول باتوں سے بہت اہتمام سے بچنا، بلا ضرورت شدید دُنیوی بات بھی نہ کرنا۔

(۱۱) ہر گناہ سے بچنا بالخصوص سینما، بدنگاہی، غیبت، جوا (لاٹری)، ریڈیو پر گانے باجے سننا، شرعی پردہ نہ کرنا، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا کرنے، ڈاڑھی منڈوانے یا ایک مشت سے کم ہونے پر کترانے بہت احتیاط کرنا، ورنہ ایسے روزے کی قدر اللہ کے یہاں نہیں ہے ایسے روزے سے انعام وفوائد حاصل نہیں ہوتے۔ حدیث پاک ہے: ''روزہ جہنم سے ڈھال ہے جب تک اس کو نہ پھاڑے، ڈھال پھاڑنا یہ ہے کہ گناہ کا ارتکاب کرے''۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث پاک میں ارشاد ہے: ''جو شخص گناہ کی بات اور عمل روزے میں نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں''۔ (مشکوٰۃ شریف)

اللہ تعالیٰ نے روزے کا انعام بیان فرمایا لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ کہ تم روزے کی برکت سے میرے دوست بن جاؤ گے، ولی اللہ بن جاؤ گے، صاحبِ تقویٰ بن جاؤ گے، میں تمہاری غلامی پر اپنی دوستی کا تاج رکھ دوں گا اور یہی انعام اللہ تعالیٰ نے اللہ والوں کے پاس بیٹھنے والوں کے لیے رکھا ہے۔ (تحفہ ماہِ رمضان)

محدثین نے لکھا ہے کہ جس کا رمضان جتنا بہتر گزرے گا، جتنا زیادہ تقویٰ سے گزرے گا تو اُس کے گیارہ مہینے بھی پھر ویسے ہی گزریں گے، اور جو رمضان میں بھی گناہ کرے گا اُس ظالم کے گیارہ مہینے بھی تباہ ہو جائیں گے۔ (تحفہ ماہِ رمضان)

رمضان کے مہینہ سے گھبرانا نہیں چاہیے کہ سارا دِن بھوکا رہنا پڑے گا، بلکہ خوش ہونا چاہیے کہ روزہ فرض کر کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دوست بنانے کا انتظام فرمایا۔ (تحفہ ماہِ رمضان)

جامعہ عائشۃ الرسول

سیٹلائٹ ٹاؤن، سمندری روڈ، فیصل آباد

تعارف و خدمات پر

اجمالی نظر

شعبہ جات

1 شعبہ حفظ
2 شعبہ ناظرہ
3 شعبہ صالحات (ترجمہ وتفسیر وغیرہ)
4 شعبہ سمر کورسز (بنیادی تعلیم برائے مرد وخواتین)
5 شعبہ ترجمہ وتفسیر (برائے مرد حضرات)
Evening Class

★ اس سال سمیت فارغ ہونیوالی حافظات، عالمات وصالحات کی تعداد: **315**

★ شعبہ سمر کورسز سے فارغ ہونے والے شرکاء کی تعداد: **350**

★ تعلیم وتربیت میں مصروف اُساتذہ وعملہ کی تعداد: **8**

★ ہنگامی وتعمیری اخراجات کے علاوہ سالانہ مستقل خرچ تقریباً **2,40,000** (دولاکھ چالیس ہزارروپے) سے زائد ہے۔

★ جامعہ میں طلباء وطالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر موجودہ جگہ میں کمی کو پورا کرنے کیلئے تعلیمی وتعمیری منصوبے جاری ہیں۔

★ جامعہ کی تمام رونقیں اور بہاریں اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل اور معاونین کے مالی تعاون (عطیات، صدقات، زکوٰۃ اور چرمہائے قربانی وغیرہ) سے قائم ہیں۔

★ اللہ تعالیٰ ان بہاروں کو قائم رکھیں اور مزید برکات وترقیات نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین

قارئین سے گزارش اپنی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو، پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درُست ہو سکے۔ جزاک اللہ خیرا

رابطہ: 041-2405340 , 0333-8371934

گھر بیٹھے دینی تعلیم، ترجمہ وتفسیر اور ناظرہ قرآن کی تعلیم کے لیے،
اور آن لائن شرعی مسائل کا حل (فتویٰ) کے لیے رابطہ فرمائیں:

E-Mail: khalidmehmood1432@gmail.com
Skype: khalidmehmood1432
Website: www.jamiamahmoodia.blogspot.com